عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۴۵ | ۱۵ تا ۲۱ محرم الحرام ۱۴۴۸ھ مطابق یکم تا ۷ جولائی ۲۰۲۶ء | شمارہ: ۲۵

عائلی قانون سے متعلق

اسلام آباد ہائی کورٹ کی حالیہ سفارش

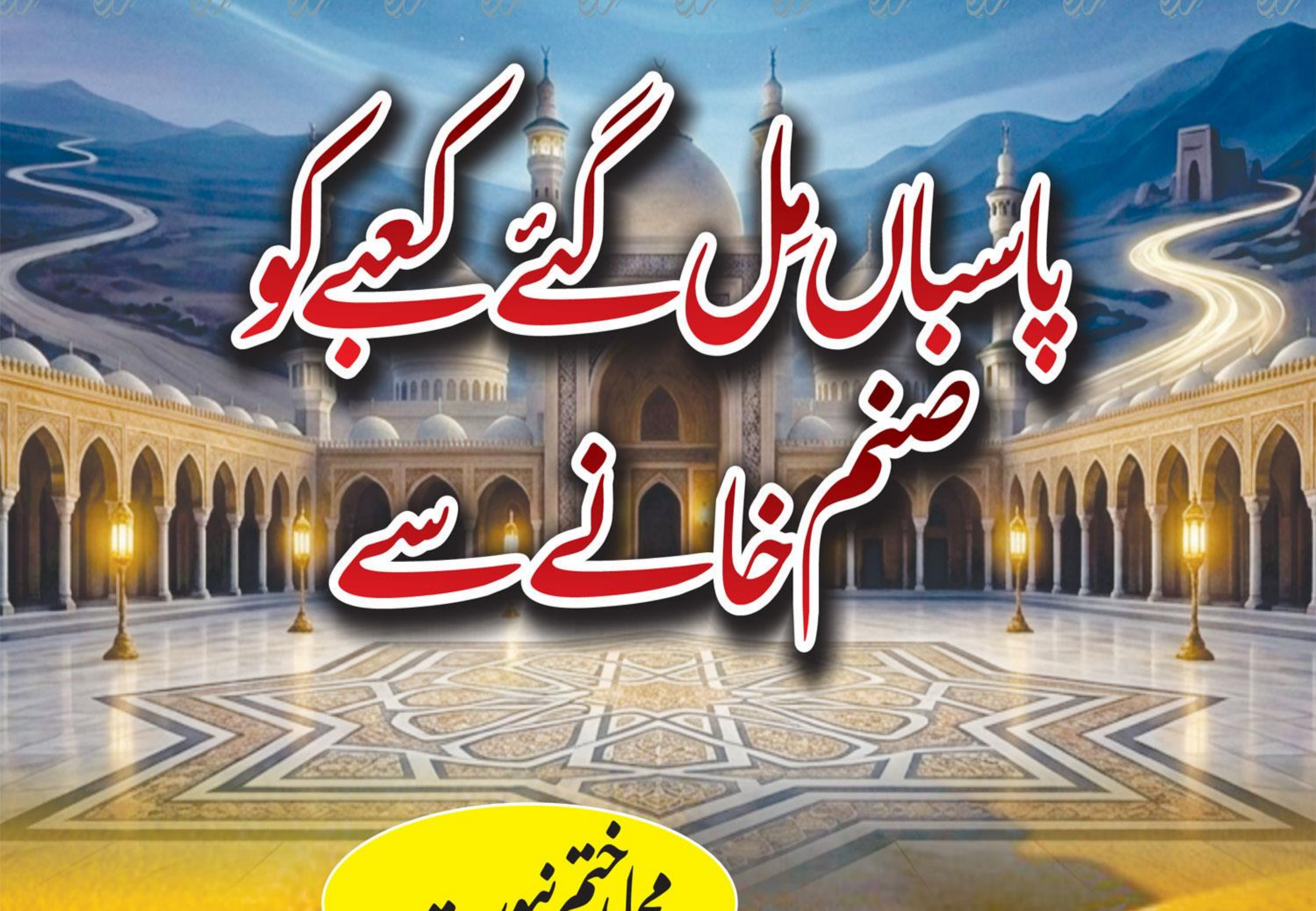

پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے

مجاہدِ ختمِ نبوت

جناب عبدالرحمٰن باوا صاحبؒ کا وِصال

Website: www.khatmenubuwwat.net www.khatm-e-nubuwwat.info www.amtkn.com

Email: editorkn@yahoo.com

غیر اللہ کی قسم کھانا

س:......کسی کو اس طرح قسم دینا کہ تمہیں تمہاری ماں کی قسم یا باپ کی قسم یا جان کی قسم، جائز ہے یا نہیں؟

ج:......اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی قسم کھانا یا کسی دوسرے کو دینا جائز نہیں ہے، مثلاً: ماں باپ کی قسم، بیوی، بچوں کی قسم، رسول کی قسم وغیرہ۔ قسم صرف اللہ کے نام کی اٹھائی جاتی ہے اور وہ بھی شدید ضرورت کے وقت۔ بلاضرورت اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھانا بھی صحیح نہیں ہے۔ اس سے احتراز کرنا چاہئے۔ ہاں جب ضرورت پیش آجائے کہ بغیر قسم کھائے کوئی چارہ نہیں تو پھر قسم لینے اور دینے میں کوئی حرج نہیں۔

قسم کا کفارہ

س:......قسم کسی مجبوری کی وجہ سے توڑ دے یا جان بوجھ کر توڑ دے تو اس کا کفارہ کیا ہوگا؟

ج:......اگر کسی جائز مقصد کے لئے قسم کھائی ہے تو بلاضرورت قسم توڑنا گناہ ہے اور قسم چاہے بلاضرورت توڑی جائے یا ضرورت کے تحت دونوں صورتوں میں اس کا کفارہ ادا کرنا ہوگا، اور وہ ہے کہ دس مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلانا۔ اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو تین دن کے روزے رکھنا، دس محتاجوں کو کھانا کھلانے کے بجائے اگر کوئی نقد رقم دینا چاہے تو فی محتاج صدقہ فطر کی مقدار غلہ یا اس کی قیمت بھی دے سکتا ہے۔

ناجائز کام کے لئے قسم کھانا گناہ ہے

س:......اگر کوئی کسی غلط کام کے کرنے پر غصہ میں قسم کھالے تو اب وہ کیا کرے؟ اگر وہ کام کرتا ہے تو بھی گناہ اور اگر نہیں کرتا تو قسم ٹوٹ جائے گی؟

ج:......کسی ناجائز کام کے کرنے پر قسم کھانا گناہ ہے اور اس قسم کا توڑنا ضروری ہے لہٰذا ناجائز کام کرنے کے بجائے قسم توڑ دے اور اس کا کفارہ ادا کردے۔

فون پر طلاق کا حکم

س:......میرا نکاح ہوا ہے اور میرے شوہر دبئی میں ہوتے ہیں، فون پر میرا شوہر سے جھگڑا ہوا تو میں نے ان سے کہا کہ آپ مجھے چھوڑ دیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ ٹھیک ہے میں تمہیں طلاق دے دوں گا۔ دوسرے دن میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے طلاق دے دی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں! میں نے طلاق دے دی ہے اور یہ انہوں نے تین مرتبہ کہا۔ کیا اس طرح کہنے سے طلاق ہوگئی، اگر ہوگئی ہے تو کتنی طلاقیں ہوگئی ہیں؟

ج:......آپ کے شوہر نے جو یہ کہا کہ میں طلاق دے دوں گا، اس سے تو کسی قسم کی طلاق نہیں ہوئی، کیونکہ یہ طلاق دینے کی دھمکی ہے، مگر دوسرے دن آپ کے پوچھنے پر کہ طلاق دے دی ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ ہاں دے دی ہے۔ اس سے ایک طلاق واقع ہوگئی، کیونکہ شوہر طلاق دینے کا اگر اقرار کرے تو طلاق ہوجاتی ہے، چونکہ آپ کی ابھی رخصتی نہیں ہوئی، اس لئے ایک طلاق دیتے ہی آپ کا نکاح ختم ہوگیا۔ اب آپ آزاد ہیں، عدت بھی آپ کے ذمہ نہیں ہے۔ لہٰذا دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہیں، اگر پہلے شوہر سے رجوع کرنا ہے تو اس سے بھی دوبارہ نکاح کرنا ہوگا اور نکاح کے بعد اب اس کے پاس صرف دو طلاق کا حق باقی ہوگا، کیونکہ ایک طلاق وہ پہلے آپ کو دے چکا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلس

جلد:۴۵ ۱۵ تا ۲۱ محرم الحرام ۱۴۴۸ھ مطابق یکم تا ۷ جولائی ۲۰۲۶ء شمارہ:۲۵

مجلسِ ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی،
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست

حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی مدظلہ
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا اللہ وسایا

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا کا وصال	۵	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
ایک عہد کا اختتام....ایک سفر کی تکمیل	۷	مولانا سہیل باوا، لندن
پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے	۹	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ
اسلام آباد ہائی کورٹ کی سفارش	۱۰	مولانا محمد حنیف خالد
حضرت امام زین العابدین علیؒ	۱۳	مولانا سیّد کفایت بخاری
عقیدۂ ختم نبوت کیلئے باپ بیٹے کی قربانی	۱۵	مولانا محمد قاسم رفیع
حج کے متفرق مسائل (۵)	۱۶	مولانا مفتی خالد محمود
حضرت مولانا محمد ادریس حقانیؒ کی شہادت	۱۹	مولانا عرفان الحق حقانی
خبروں پر ایک نظر	۲۱	ادارہ
دعوتی و تبلیغی اسفار	۲۴	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقا: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرقِ وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ: ۲۵ روپے، ششماہی: ۶۰۰ روپے، سالانہ: ۱۲۰۰ روپے

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

دورِ نبوت کے تاریخ وار حالات وواقعات

عہدِ نبوت کے ماہ وسال

تالیف: علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

قسط:۱۷۲ فصل:...۸ھ کے واقعات

۱۳۴:...اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ معجزہ صادر ہوا کہ جب مسلمان پلٹ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خچر سے نیچے اُتر آئے اور زمین سے کنکریوں کی ایک مٹھی لے کر کفار کی طرح پھینکی اور فرمایا:"هُزِمُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ!" ربِّ کعبہ کی قسم ان کفار کو شکست ہوئی۔ نیز تین بار فرمایا: "شَاهَتِ الْوُجُوْهُ" ان کافروں کے چہرے بگڑ جائیں، "حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ" ان کی مدد نہیں ہوگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کنکریوں کی مٹھی پھینکنا تھا کہ تمام کافروں کی آنکھیں اس سے بھر گئیں اور ان میں سے ہر شخص کو ایسا لگتا تھا کہ ہر درخت اور پتھر اور تمام چیزیں جو انہیں نظر آتی تھیں گویا شہ سوار کی صورت میں ان کا تعاقب کر رہی ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنی نصرت و مدد سے کافروں کو شکست دی، مسلمانوں کو نہ مقاتلہ و مقابلہ کرنا پڑا، نہ تیر اندازی اور نیزہ بازی کی ضرورت پیش آئی۔

۱۳۵:...اس موقع پر جب مسلمان، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تنہا چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر کو کافروں کی جانب مہمیز کرتے ہوئے یہ رجز پڑھ رہے تھے:

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
أَنَا ابْنُ عَبْدُ الْمُطَّلِبْ

ترجمہ:...."میں واقعی نبی ہوں، جھوٹ نہیں، میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔"

۱۳۶:...اسی سال غزوۂ حنین میں اللہ تعالیٰ نے آسمان سے فرشتے نازل کئے، وہ سفید رنگ مردوں کی شکل میں تھے، ابلق گھوڑوں پر سوار، سر پر سرخ عمامے، ان کے شملے کاندھوں کے مابین لٹکے ہوئے تھے، یہ پانچ ہزار فرشتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کے لئے نازل ہوئے تھے، حق تعالیٰ کے ارشاد:"وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا" (التوبۃ:۲۶) (پس اُتارے اللہ تعالیٰ نے ایسے لشکر جو تمہیں نظر نہیں آئے) میں انہی فرشتوں کے نزول کی جانب اشارہ ہے۔

۱۳۷:...اسی سال غزوۂ حنین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ:"جس نے کسی کافر کو قتل کیا، اس کافر کا سامان اسی کو ملے گا، بشرطیکہ اس کے پاس گواہی موجود ہو۔"

۱۳۸:...اسی سال غزوۂ حنین میں حضرت ابوقتادہؓ نے ایک کافر کو قتل کیا، مگر اس مقتول کا سامان کسی اور صاحب نے لے لیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سفارش کی کہ یا رسول اللہ! اس مقتول کا سامان ابوقتادہ کو دیا جائے کہ یہ انہی کا حق ہے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو وہ سامان دِلوایا، یہ قصہ صحیحین اور دُوسری کتابوں میں مفصل مذکور ہے۔ (جاری ہے)

اداریہ

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

مجاہد ختم نبوت

جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا رحمۃ اللہ علیہ کا وصال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

۱۶ جون ۲۰۲۶ء کو پاکستانی ٹائم کے مطابق مغرب سے قبل مجاہد ختم نبوت جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا لندن میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! جناب عبدالرحمٰن باوا اپنے والد یعقوب باوا کے ہاں سورت گجرات انڈیا میں غالباً ۱۹۴۴ء میں پیدا ہوئے (وفات کے وقت ان کی عمر بیاسی سال کے لگ بھگ ہوگی)۔ باوا خاندان سورت گجرات میں مسلمانوں کا تجارتی خاندان شمار ہوتا تھا۔ چنانچہ اس وقت انڈیا، برما، بنگلہ دیش، پاکستان، انگلینڈ، امریکا، برطانیہ میں اس خاندان کے حضرات تجارتی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ سورت گجرات کے مسلمان دیندار اور اسلام سے گہری وابستگی رکھتے ہیں۔ محترم عبدالرحمٰن باوا کے والد گرامی برما رنگون منتقل ہوگئے۔

رنگون میں سورتی سنی جامع مسجد اور جمعیت علماء ہند قائم ہیں۔ کسی زمانہ میں ملعون قادیانی کا چیلہ خواجہ کمال لاہوری مرزائی برما گیا، اس نے سرگرمیاں جاری کیں۔ جمعیت علماء برما رنگون نے اس کے دجل سے عوام کو آگاہ کیا۔ اس کے چیلوں نے مناظرہ کا چیلنج دیا۔ انڈیا لکھنؤ سے مناظر اسلام مولانا عبدالشکور لکھنویؒ کو مناظرہ کے لئے بلایا گیا۔ ان کا نام سن کر خواجہ کمال لاہوری مرزائی گدھے کے سینگوں کی طرح وہاں سے ایسے غائب ہوا کہ پھر عمر بھر ادھر آنے کا نام نہ لیا۔ مولانا عبدالشکور لکھنویؒ رنگون تشریف لائے، دن رات بیانات ہوئے، دھوکہ یافتہ کئی لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ مرزائیت کی ظلمت چھٹی، ایمان کے نور نے اجالا کیا۔ دوسری بار قادیانی گروہ نے ۱۹۵۹ء، ۱۹۶۰ء میں رنگون میں پر پرزے نکالے۔ ان کا گرو خواجہ بشیر تھا، جمعیت علماء برما کے مولانا ابراہیم اور مفتی محمود مفتی اعظم برما، مفتی محمد اسماعیل گورایہ، مولانا عبدالولی نے ان کا راستہ روکا۔ تب باوا صاحب نے ان علماء کرام کی قیادت میں مجلس تحفظ ختم نبوت برما کی تشکیل کی۔ سرپرست جمعیت علماء برما مولانا اسماعیل گورایہ صدر اور محترم عبدالرحمٰن باوا صاحب اس کے سیکریٹری جنرل بنے، یہ ۱۹۶۲ء کی بات ہوگی۔ اس وقت باوا صاحب کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ آپ نے یہاں سے ماہنامہ ختم نبوت بھی جاری کیا، اس کا ایک شمارہ ۱۳۸۱ھ-۱۳۸۲ھ میں سالنامہ کے نام سے خصوصی نمبر بھی شائع کیا۔ باوا صاحب کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ جوانی کے عالم سے عقیدہ ختم نبوت کی ترویج و اشاعت اور تحفظ کے لیے قدرت نے ایسی تشکیل کی کہ پھر زندگی کے آخری سانس تک اس جدوجہد کے ہراول دستہ میں نمایاں رہے۔ برما میں فوجی انقلاب کے بعد آپ مشرقی پاکستان آگئے۔ یہاں ڈھاکہ میں قادیانیوں کے خلاف مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین مولانا محمد ہارون اور ایک دوسرے عالم جن کا نام اس وقت مستحضر نہیں، ان کے ساتھ مل کر باوا صاحب نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے دن رات ایک کردیئے۔ اس زمانہ میں حضرت مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ ڈھاکہ ایک ہفتہ کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ اس سفر میں محترم باوا صاحب حضرت جالندھری کے ساتھ سایہ کی طرح حاضر باش رہے۔

جب بنگلہ دیش قائم ہوا تو جیسے کیسے کراچی منتقل ہوئے۔ طارق روڈ پر کرایہ کا مکان لیا۔ اور چائے سپلائی کرنے کا کام شروع کرلیا۔ سائرہ مینشن ایم۔اے جناح روڈ کراچی میں واقع مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر سے رابطہ قائم کیا۔ اس زمانہ میں کراچی مجلس کے امیر حضرت حاجی لال حسین صاحبؒ تھے۔ ملتان دفتر حضرت مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ کو خط لکھا، ملنے کے لیے تشریف لائے۔ اسی رات حضرت جالندھریؒ دورۂ قلب کی وجہ سے انتقال کرگئے۔ صبح مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ریلوے اسٹیشن پر باوا صاحب کو لینے کے لیے گئے تو بتایا کہ رات حضرت والد صاحب کا انتقال ہوگیا۔ برما، بنگلہ دیش، کراچی کئی آلام و آزمائشوں سے گزرنے کے بعد اپنے ایک محسن حضرت جالندھریؒ کو ملنے کے لیے آئے تو اس حادثہ سے واسطہ پڑا۔ جنازہ میں شریک ہوئے۔ کچھ دن ملتان رہے، حضرت جالندھریؒ نے مولانا عزیز الرحمٰن صاحب کو ہدایات کر رکھی تھیں۔ ان کی ہدایات کی روشنی میں کراچی مجلس کے حضرات نے ان کو سر آنکھوں پر رکھا۔ صبح و شام اپنے کام سے فارغ ہوکر یومیہ کراچی دفتر حاضری ان کا معمول ہوگیا۔ بھرپور متحرک جوان تھے۔ آگے ۱۹۷۴ء کی تحریک چلی۔ اس میں دن رات ایک کردیا۔ سردار میر عالم لغاریؒ، حضرت مفتی احمد الرحمٰنؒ، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی سرپرستی نے ان کو مزید حوصلہ دیا۔ وہ کراچی مجلس کے ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ کی دعاؤں سے آگے بڑھے اور بڑھتے ہی چلے گئے۔ حضرت مولانا منظور احمد الحسینیؒ کراچی مجلس کے مبلغ بنے، باوا صاحبؒ حضرت حسینی صاحبؒ کی جوڑی بنی۔ باوا صاحب انگریزی جانتے تھے، مولانا حسینیؒ عربی۔ عربی و انگلش میں دونوں حضرات مل کر کام نکالنے لگے۔ اس دوران میں ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کا ڈیکلریشن ملا۔ ناشر و مدیر باوا صاحب، سرپرستی حضرت لدھیانویؒ کی۔ ترتیب و پرچہ نکالنے کی ذمہ داری جناب حافظ محمد حنیف ندیم کی۔ اس دور میں سائرہ مینشن سے دفتر مسجد باب الرحمت پرانی نمائش میں منتقل ہوا۔ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحبؒ اس کے ٹرسٹ کے صدر قرار پائے۔ حضرت لدھیانویؒ نے کمر تھاپی، باوا صاحب و حضرت حسینی نئی مسجد و دفتر کی تعمیر کے لیے کمربستہ ہوگئے۔ اکابرین کی سرپرستی ان کا اثر و رسوخ، ان دو نوجوانوں ایک نامور عالم دین، ایک سراپا تحریک، مرکز نے بھی ابتدائی تعاون کیا۔ کروڑوں رحمتیں سب پر کہ حضرت مفتی صاحبؒ، حضرت لدھیانویؒ، حضرت حسینیؒ اور حضرت باوا صاحبؒ سب اللہ رب العزت کے حضور حاضر ہوگئے۔ کراچی دفتر کی شاندار تعمیر کے بعد اس جوڑی کے بعض غیرملکی اسفار بھی ہوئے۔ گویا ان دونوں حضرات نے دنیا میں ایک دھوم مچادی۔

۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت کی کامیابی کے نتیجہ میں قادیانیت پاکستان سے اپنا ہیڈکوارٹر برطانیہ لے گئی۔ ۱۹۸۵ء میں برطانیہ کے اندر پہلی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کے کامیاب انعقاد کے بعد لندن میں ختم نبوت کے دفتر کے قیام کے لیے محنت ہوئی۔ اکابرین کی سرپرستی میں یہ دونوں حضرات پیش پیش رہے۔ بعد میں باوا صاحب نے ختم نبوت اکیڈمی لندن کی نیو اٹھائی اور اسے عروج پر لے گئے۔ تیس چالیس سالہ رفاقت کی روشنی میں فقیر یہ گواہی دیتا ہے کہ آپ انتہائی جفاکش، محنتی، سراپا تحریک، زرخیز دماغ اور کام کرنے کے جذبہ سے سرشار ایک بہترین کارکن و منتظم تھے۔ صحت کے زمانہ میں ٹک کر بیٹھنے کا ان کے ہاں تصور نہ تھا۔ دن رات متحرک، انتہائی دیانت دار، مخلص رہنما اور پرانے ساتھی، بہترین دوست، جگری یار اور بھائی کی وفات پر دل گرفتہ اور شکستہ ہوں۔ کنیڈا، سویڈن، ناروے، برطانیہ، ڈنمارک، سعودیہ، پاکستان میں کئی سفر ایک ساتھ ہوئے۔ بہترین مونس دوست تھے۔ ان کے وصال کا سنا تو گویا پہلے سے زیادہ زمین سے لگ گیا۔ ان کی نماز جنازہ ان کے فرزند مولانا سہیل باوا نے پڑھائی اور لندن کے مسلم قبرستان میں تدفین کا عمل مکمل ہوا۔ برطانیہ میں مقیم سینکڑوں علماء وعوام الناس نے ان کے جنازہ میں شرکت کی۔ حق تعالیٰ مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ ان کے جملہ خاندان آل و اولاد کی اللہ تعالیٰ کفالت فرمائیں۔ ان کے حامی و ناصر ہوں۔ آمین!

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین!

ایک عہد کا اختتام.... ایک سفر کی تکمیل

مولانا سہیل باوا، لندن

جب بھی میں لندن میں ہوتا یا کسی سفر پر روانہ ہوتا تو والد ماجد حضرت مولانا عبدالرحمٰن باوا رحمہ اللہ محبت بھرے انداز میں دریافت فرماتے: ”سہیل کہاں ہے؟“ اور جب انہیں بتایا جاتا کہ وہ سفر پر ہیں تو مسکرا کر خاموش ہو جاتے۔ شاید اس لیے کہ وہ خود بھی ساری زندگی ایک سفر کے مسافر رہے؛ ایسا سفر جو تحفظِ ختم نبوت کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کے لیے تھا۔ آج جب میں ان لمحات کو یاد کرتا ہوں تو دل پر ایک عجیب کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور دل کو تسلی دیتا ہوں جس سفر کے لئے جد وجہد کر رہے تھے، وہ سفر تو اب انہیں نصیب ہوا۔ وہ شخصیت جو دہائیوں تک ختم نبوت کے قافلے کی قیادت کرتی رہی، جو اپنے آرام، اپنی صحت اور اپنی زندگی کو اس عظیم مقصد کے لیے وقف کیے رہی، بالآخر اپنے آخری سفر، یعنی سفرِ آخرت پر روانہ ہوگئی۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

ہم نے ہمیشہ سنا تھا کہ کچھ لوگ اپنی آخری سانس تک اپنے مشن سے وابستہ رہتے ہیں، لیکن والد ماجد رحمہ اللہ نے اس کا عملی نمونہ پیش کر دیا۔ زندگی بھر ختم نبوت کا پیغام دیتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسی سعادت عطا فرمائی کہ ان کے آخری الفاظ بھی ختم نبوت اور کلمۂ شہادت سے مزین تھے۔

گویا انہوں نے اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کرتے ہوئے پوری امت کے لیے ایک زندہ پیغام چھوڑ دیا کہ عقیدۂ ختم نبوت صرف ایک نعرہ نہیں بلکہ زندگی اور موت دونوں کا سرمایہ ہے۔ رمفورڈ، لندن کے قبرستان میں ان کی تدفین کے موقع پر جو منظر دیکھنے میں آیا وہ برطانیہ کی تاریخ کے یادگار جنازوں میں شمار کیا جائے گا۔ مصروف ترین دن ہونے کے باوجود ملک بھر سے علماء کرام، مشائخ عظام، دینی کارکنان اور عوام الناس جوق در جوق پہنچے۔ ہر طبقۂ فکر، ہر مکتبۂ فکر کے لوگوں نے شرکت کر کے اس بات کا اعتراف کیا کہ مرحوم صرف ایک خاندان یا ادارے کی شخصیت نہیں تھے بلکہ پوری امت کا سرمایہ تھے۔ جنازے میں شریک ہونے والوں کے چہروں پر غم بھی تھا اور فخر بھی؛ غم اس بات کا کہ ایک عظیم قائد ہم سے جدا ہو گیا اور فخر اس بات کا کہ انہوں نے ایک ایسی زندگی گزاری جس کا ہر لمحہ دین اسلام اور عقیدۂ ختم نبوت کی خدمت میں صرف ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے والد ماجد رحمہ اللہ کو عجب مبارک نسبتیں عطا فرمائیں۔ نسبتِ صدیقی تو پہلے ہی ان کے نصیب میں آئی۔ یکم محرم الحرام ۱۴۴۸ھ، بمطابق ۱۷/ جون ۲۰۲۶ء کو تدفین عمل میں آئی تو نسبتِ فاروقی بھی مقدر میں شامل ہوگئی۔ گویا جس مردِ مجاہد نے پوری زندگی عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت اور اہلِ حق کی ترجمانی میں گزاری، اللہ تعالیٰ نے اس کی رخصتی کو بھی صدیقی وفاروقی نسبتوں سے مزین فرما دیا۔ یہ نسبتیں اہلِ دل کے لیے محض تاریخیں نہیں بلکہ ایک ایسی زندگی کی گواہی ہیں جو اخلاص، استقامت اور خدمت دین سے عبارت تھی۔

والد ماجد رحمہ اللہ آج ہمارے درمیان جسمانی طور پر موجود نہیں، لیکن ان کی محنتیں، ان کی دعائیں، ان کی تحریریں، ان کی نصیحتیں اور ان کا چھوڑا ہوا مشن ہمیشہ زندہ رہے گا۔ ان شاء اللہ! ان کا فیض نسلوں تک پہنچتا رہے گا اور ان کے لگائے ہوئے پودے تناور درخت بنتے رہیں گے۔

آج بھی دل میں ان کی آواز گونجتی ہے، ان کی نصیحتیں یاد آتی ہیں اور ان کی محبت کا سایہ محسوس ہوتا ہے۔ ایک باپ رخصت ہوا ہے، لیکن ایک مشن، ایک فکر اور ایک تاریخ اپنے پیچھے چھوڑ گیا ہے۔ ان شاء اللہ! ان کے شاگرد، ان کے رفقاء اور ان کی اولاد اس امانت کو آگے بڑھاتے رہیں گے۔

تعزیتی پیغامات پر تہہ دل سے شکر گزار ہوں

۱۸/ جون ۲۰۲۶ء والد ماجد حضرت مولانا عبدالرحمٰن باوا رحمہ اللہ کی رحلت کے بعد میرے دل میں دو کیفیتیں مسلسل موجزن ہیں۔ پہلی کیفیت ایک ادنیٰ کارکنِ تحفظ عقیدۂ ختم نبوت کی حیثیت سے ہے۔ اس زاویے سے دیکھتا ہوں تو محسوس ہوتا ہے کہ ہم ایک عظیم مجاہد، بے مثال داعی، مخلص رہبر اور تحفظ ختم نبوت کے ایک ایسے سپہ سالار سے محروم ہوگئے ہیں جس نے اپنی پوری زندگی عشقِ رسول اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے وقف کردی تھی۔ آپ رحمہ اللہ نے نہ دن دیکھا نہ رات، نہ آرام کو ترجیح دی نہ دنیاوی مفادات کو۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ ختم نبوت کے پیغام کی اشاعت اور امت کی فکری وایمانی حفاظت کے لیے وقف تھا۔ آج ایک عہد اپنے اختتام کو پہنچ گیا ہے، لیکن ان شاء اللہ ان کی جدوجہد، اخلاص اور قربانیاں ہمیشہ زندہ رہیں گی۔ دوسری کیفیت ایک بیٹے کی حیثیت سے ہے۔ یہ کیفیت الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میری زندگی سے دعاؤں کا ایک عظیم دروازہ بند ہوگیا ہے۔ والد ماجد رحمہ اللہ کی تہجد کی دعائیں ہماری زندگیوں کا سرمایہ تھیں۔ وہ اپنی اولاد کے لیے، پوری امت مسلمہ کے لیے، عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے اور آنے والی نسلوں کے ایمان و عقیدے کی سلامتی کے لیے گڑگڑا کر دعائیں کیا کرتے تھے۔ آج جب یہ سوچتا ہوں کہ وہ مبارک ہستیاں جو راتوں کی تنہائی میں اللہ تعالیٰ کے حضور ہمارے لیے دستِ دعا بلند کرتی تھیں، ہمارے درمیان نہیں رہیں، تو دل غم سے بھر جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ دنیا بھر سے علماء کرام، مشائخ عظام، دینی قائدین، سماجی شخصیات اور عقیدۂ ختم نبوت سے وابستہ احباب کے تعزیتی پیغامات مسلسل موصول ہورہے ہیں۔ ہزاروں افراد ٹیلیفونک رابطہ کررہے ہیں اور اپنے غم، محبت اور عقیدت کا اظہار کررہے ہیں۔ میں تمام حضرات کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ میری معذرت قبول فرمائیں کہ اس وقت میرے لیے ہر ایک سے علیحدہ علیحدہ گفتگو کرنا ممکن نہیں۔ ایک بات تقریباً ہر عالمِ دین، شیخ اور بزرگ کی زبان سے سننے کو ملی کہ: ”آپ کے والد رحمہ اللہ نے تحفظ ختم نبوت کے لیے جس اخلاص، استقامت اور بے لوث جذبے کے ساتھ کام کیا، اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔“

یہ الفاظ ہمارے لیے باعثِ تسلی ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر دنیا کے سامنے گواہی دیتے ہیں کہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن باوا رحمہ اللہ نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ عشقِ رسول اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے وقف کئے رکھا اور ان شاء اللہ ہم امید رکھتے ہیں کہ آخرت میں بھی ان کے حق میں یہی گواہی دیں گے کہ انہوں نے اس عظیم امانت کا حق ادا کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ آخر میں تمام احباب، متعلقین، علماء کرام اور خیر خواہوں سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ والد ماجد رحمہ اللہ کو اپنی دعاؤں، صدقات اور ایصالِ ثواب میں ضرور یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کامل مغفرت فرمائے، ان کے درجات کو بلند سے بلند تر فرمائے، ان کی خدمات کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور ہمیں ان کے مشن اور اخلاص کو آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ ❁❁

محافظ ختم نبوت جناب عبدالرحمٰن یعقوب باواؒ کی رحلت

جناب عبدالرحمٰن یعقوب باواؒ ۱۷/جون بروز بدھ (پاکستانی تاریخ کے مطابق) لندن میں انتقال کرگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! آپ تحفظ ختم نبوت کے داعی، منادا اور مبلغ تھے، جنہوں نے پاکستان اور باہر دنیا بھر میں اپنی پوری زندگی عقیدہ ختم نبوت کے لیے وقف کئے رکھی۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے آپ نے بھرپور جدوجہد کی۔ تحفظ ختم نبوت کی تاریخ میں آپ کی خدمات یادرکھی جائیں گی۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مرکزی مبلغ حضرت مولانا قاضی احسان احمد، ناظمِ دفتر محمد انور رانا، ایڈیٹر ہفت روزہ ختم نبوت کراچی عبداللطیف طاہر، سید انوار الحسن اور مولوی محمد قاسم نے اپنے تعزیتی بیان میں کیا۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا کی وفات سے اکابرین مجلس تحفظ ختم نبوت کو گہرا صدمہ پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی کامل مغفرت فرمائے، ان کی قبر کو نور سے بھردے، درجات بلند فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کے فرزند مولانا سہیل باوا سمیت جملہ پسماندگان، متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے، مرحوم کی تمام دینی علمی اور دعوتی خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور انہیں اپنی جوار رحمت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے، آمین!

”پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے“

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

حال ہی میں وفاقی بجٹ منظور ہوا ہے، جس پر سینیٹ میں بحث کے دوران تقریر کرتے ہوئے ہندو سینیٹر دنیش کمار نے کہا کہ قرآن شریف نے سود لینے سے منع کیا ہے، لیکن کافی سالوں سے پاکستان کا آدھا بجٹ سود کی نذر ہو رہا ہے، ہم بجٹ کا ۵۰ فیصد اللہ اور رسول سے جنگ پر خرچ کر رہے ہیں۔ اس دوران انہوں نے سود سے متعلق سورۃ البقرۃ کی آیات کا ترجمہ پڑھا، نیز حدیث نبوی جس میں سود لینے دینے، کھانے کھلانے، اس پر گواہ بننے والے اور لکھنے والے کو جہنمی قرار دیا گیا ہے، کا بھی حوالہ دیا۔

افسوس کا مقام ہے کہ پاکستان اپنے قیام کے اول روز سے سود کی لعنت میں جکڑا ہوا ہے، علمائے کرام اور دینی سیاسی جماعتوں کی طرف سے بار بار اس سے چھٹکارا دلانے کی طرف توجہ دلائی گئی، وفاقی شرعی عدالت نے سود کے خلاف فیصلہ دیا تو اس وقت کی حکومت نے اس کے خلاف عدالت عظمیٰ میں اپیل دائر کر کے حکم امتناعی لے لیا، موجودہ حکومت نے ۲۰۲۸ء تک سود کے خاتمے کا وعدہ کر رکھا ہے مگر اب تک اس حوالے سے کوئی اقدام سامنے نہیں آیا۔

اب نوبت بایں جا رسید کہ غیر مسلم لیڈر سود کے خلاف تقریر کر کے مسلمانوں کے ایمانوں کو جھنجھوڑ رہے ہیں۔ دنیش کمار کی مذکورہ بالا تقریر کے دوران سینیٹ کے ایک ممبر نے انہیں اسلام قبول کرنے کا مشورہ دے دیا تو سینیٹر صاحب نے جواب دیا کہ جنہوں نے اسلام قبول کیا ہوا ہے اور جو مسلمان ہیں، ان کے افعال ایسے ہیں تو میں کیسے اسلام قبول کروں؟ گویا ”عذرِ گناہ بدتر از گناہ“ کے مصداق جب ایک غیر مسلم نے سود کے خلاف بات کی تو اس سے عبرت لینے کی بجائے الٹا اسے شرمندہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ گویا ہم مسلمانوں کا یہ کردار ہمارے لیے سوالیہ نشان اور المیہ بن چکا ہے کہ ہم اپنے افعال واعمال سے کتنے غیر مسلموں کے اسلام سے دوری کا سبب بنے ہوئے ہیں۔

اس سے قبل غیر مسلم اراکین اسمبلی کی جانب سے شراب پر مکمل پابندی کا مطالبہ بھی سامنے آچکا ہے اور مبینہ طور پر یہ کہا گیا تھا کہ غیر مسلموں کے نام پر شراب پرمٹ مسلمانوں کو جاری کر دیے جاتے ہیں، حالانکہ خود ان کے مذہب میں بھی شراب پینا منع ہے۔

بہر حال! ”پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے“ کے مصداق ہماری حکومت کو اس واقعہ سے سبق لیتے ہوئے فوری طور پر سود پر پابندی اور شراب کی مکمل ممانعت کی قانون سازی کرنی چاہیے۔

اسی طرح قومی اسمبلی سے پاس کردہ قوانین کا حال دیکھیے کہ حال ہی میں وزارت سائنس وٹیکنالوجی کی طرف سے ایک بل پیش کیا گیا اور اس میں کئی ایسی مبہم چیزیں ہیں کہ جو آئین، قانون اور حقوقِ ملکیت کے خلاف اور متنازعہ ہیں، انہیں بھی آنکھیں بند کر کے پاس کر دیا گیا اور اب سینیٹ میں جا کر اس کا عقدہ کھلا اور میڈیا نے پھر اس کا مشتہر کیا۔ یہ ہے ہمارے اراکین اسمبلی کی استعداد اور بلوں کو پاس کرنے کی اہلیت، کہ پتا ہی نہیں اس میں ہے کیا؟ پڑھنے کی زحمت بھی نہیں کرتے۔ اور یہ کہ عوام کو بجلی، گیس اور مہنگائی میں جکڑنے کے ساتھ ساتھ کس طرح بیرونی کمپنیوں کے سامنے تر نوالہ بنا کر پھینکنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس لیے عوام الناس کو چاہیے کہ بیدار رہیں اور ایسے لوگ اسمبلیوں میں بھیجیں جو اللہ سے ڈرنے والے ہوں اور قومی مفاد اور عوام الناس کی سہولتوں کو سامنے رکھ کر قوانین بنائیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

۞۞..........۞۞

عائلی قانون سے متعلق

اسلام آباد ہائی کورٹ کی حالیہ سفارش کا جائزہ

مولانا محمد حنیف خالد (جامعہ دارالعلوم کراچی)

قرآن کریم اور احادیث طیبہ کا مطالعہ کرنے والا ہر شخص جانتا ہے کہ جو چیز جس نے کمائی ہے اس کا مالک صرف وہی ہے کوئی اور نہیں، فرض کریں بیوی نے جو چیز کمائی ہے جو وہ چیز بیوی کی ملکیت ہے اس میں اصولی طور پر شوہر کا کوئی حصہ نہیں ہے، اسی طرح شوہر نے اپنا خون پسینہ ایک کر کے جو کچھ کمایا ہے اس کا مالک صرف شوہر ہے بیوی کا اس میں کوئی حق نہیں ہے، اسلامی قانون کی رو سے شوہر اور بیوی الگ الگ قانونی شخصیت رکھتے ہیں، شوہر کو بیوی کے مال پر یا بیوی کو شوہر کے مال پر مالکانہ حقوق حاصل نہیں ہیں۔ اس لئے میاں بیوی دونوں کے حقوق کا یکساں خیال رکھنا ضروری ہے۔

اسلام میں انتقال ملکیت اور اشتراک ملکیت کے واضح اسباب متعین کردیئے گئے ہیں جیسے بیع، شراء، ہبہ، ارث، وصیت اور مضاربہ و مشارکہ وغیرہ، شریعت نے کہیں بھی نکاح کو انتقال ملکیت یا اشتراک کا سبب قرار نہیں دیا، لہٰذا مذکورہ اسباب کے بغیر ہر مرد اپنی ذاتی کمائی کا خود مالک ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

’’اور جن چیزوں میں اللہ نے تم کو ایک دوسرے پر فوقیت دی ہے ان کی تمنا نہ کرو، مرد جو کچھ کمائی کریں گے ان کو اس میں سے حصہ ملے گا اور عورتیں جو کچھ کمائی کریں گی ان کو اس میں سے حصہ ملے گا اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگا کرو، بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔‘‘ (النساء:۳۲)

یعنی اللہ تعالیٰ نے حکمت اور مصلحت کے تقاضوں سے جو کمالات و فضائل لوگوں میں تقسیم فرمائے ہیں، کسی کو کوئی وصف دے دیا، کسی کو کوئی، کسی کو کم، کسی کو زیادہ، اس میں ہر شخص کو اپنی قسمت پر راضی رہنا چاہئے، دوسرے کے فضائل و کمالات کی تمنا میں نہ پڑنا چاہئے کہ اس کا نتیجہ اپنے لئے رنج و غم اور حسد کے گناہ عظیم کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔

مورخہ ۲۵ر مارچ ۲۰۲۶ء کو اسلام آباد ہائی کورٹ نے فیملی کیس، رٹ پٹیشن نمبر ۳۶۵۔ ۲۰۲۳ء، بعنوان: مسماۃ عمارہ وقاص، بنام محمد وقاص رشید وغیرہ کا جو فیصلہ سنایا ہے جس میں محترم جناب جسٹس محسن اختر کیانی صاحب نے حکومت کو ’’سفارش‘‘ کی ہے کہ وہ باقاعدہ قانون سازی کر کے شادی کے بعد بیوی کو شوہر کے اثاثوں میں شریک قرار دے کر اسے ’’منصفانہ حصہ‘‘ دلوائے، نیز اس ضمن میں نکاح فارم میں ایک کالم شامل کرنے کی تجویز بھی دی گئی ہے، یہ سفارش اور تجویز نقلی اور عقلی دونوں دلائل کی روشنی میں درست نہیں ہے۔

اگر صرف زوجیت ہی کی وجہ سے بیوی، شوہر کے مالی اثاثوں کی شریک بن رہی ہے تو پھر شوہر کو بھی بیوی کے مالی اثاثوں میں شریک ہوجانے کا حق ملنا چاہئے کیونکہ دونوں ہی عرصۂ زوجیت میں ایک دوسرے کے لئے ذہنی سکون کا سبب بنتے ہیں جس کی وجہ سے وہ مالی اثاثوں کے مالک بننے کے اہل ہوتے ہیں۔

یہ حقیقت ہمیں ہرگز فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ مغربی ممالک میں اس قسم کا قانون نافذ ہے اور اس کی وجہ سے بڑے بھیانک نتائج سامنے آئے ہیں، کیونکہ مالی اثاثوں میں بیوی کی شرکت کا ایک منفی اثر یہ ہوتا ہے کہ اس کے نتیجے میں عورت عقد نکاح سے نکلنے میں زیادہ جری ہوجاتی ہے۔ کیونکہ جب بیوی کو یہ یقین ہوتا ہے کہ طلاق کے بعد وہ مالی مجبوریوں سے آزاد ہوگی تو معمولی اختلافات کی بنا پر بھی وہ رشتہ ختم کرنے میں جلد بازی کا مظاہرہ کرتی ہے، جیسا کہ مشاہدہ سے ثابت ہے کہ طلاق کے بڑھتے ہوئے واقعات میں خواتین کی ایک بڑی تعداد ایسی ہوتی ہے جو مالی طور پر خود مختار ہوتی ہے۔

اسی کا ایک تشویشناک پہلو یہ بھی ہے کہ بعض خواتین محض شوہر کے مالی اثاثوں میں شریک ہونے کے لئے عارضی اور وقتی طور پر نکاح کرتی ہیں اور اس کے فوراً بعد شوہر کے مال میں سے حصہ حاصل کرنے کی غرض سے رشتہ ختم کرنے کے اسباب پیدا کردیتی ہیں جس سے نکاح کا مقدس تعلق متاثر ہوتا ہے اور اس سے پاکستان کے عائلی نظام اور خاندانی اکائی پر سنگین اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

مغرب میں اس قسم کے قانون کے نفاذ کا ایک اثر یہ ہوا ہے کہ بہت سے مرد نکاح کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے، اور چونکہ گرل فرینڈ کا تصور عام ہے، اس لئے وہ اپنی مرضی کی بدلتی ہوئی گرل فرینڈز کے ساتھ زندگی گزار کر شادی کے تکلف سے بالکل ہی دستبردار ہو جاتے ہیں۔

فاضل جج نے اپنے فیصلے میں مالی اثاثوں میں بیوی کے مساوی حق کی بنیادی وجہ یہ بیان کی ہے کہ طلاق کے بعد عموماً عورت بے آسرا ہوجاتی ہے اور اس کے پاس گزر بسر کے لئے کچھ نہیں ہوتا، حالانکہ وہ ایک عرصے تک شوہر کا ہاتھ بٹاتی رہی ہے اور گھریلو ذمہ داریوں کو انجام دیتی رہی ہے۔ بیوی کے اس تعاون کی بدولت شوہر گھر سے باہر جا کر کمائی کرتا رہا ہے اور گھریلو ذمہ داریوں سے بے فکر رہا ہے، لہٰذا شوہر نے جو بھی کمایا ہے اس میں بیوی کی محنت کا عمل دخل ہے اس بنیاد پر بیوی کو مالی اثاثوں میں مساوی حصہ ملنا چاہئے تاکہ اس کی محنت بیکار نہ جائے اور طلاق کی صورت میں اسے شوہر کی کمائی میں برابر کا حصہ حاصل ہو۔ علاوہ ازیں، معزز عدالت نے اپنے فیصلہ کے پیرا نمبر ۳۴ میں لکھا ہے کہ مالی اثاثوں میں مساوی حصے کا مطالبہ صرف طلاق کی صورت تک محدود نہیں ہے بلکہ بیوی نکاح کے قیام کے دوران بھی شوہر سے مالی اثاثوں میں اپنا حصہ طلب کرسکتی ہے، اس سے ظاہر ہے کہ معزز عدالت کے نزدیک نکاح کے ساتھ ہی مالی اثاثوں سے بیوی کا حق متعلق ہوجاتا ہے اور اسی حق کی بنیاد پر وہ کسی بھی وقت شوہر سے اپنا مالی حصہ طلب کرسکتی ہے، عدالت کی نظر میں یہ حق صرف طلاق کی صورت تک محدود نہیں ہے۔

پیرا نمبر ۳۴ میں یہ بھی لکھا ہے کہ شوہر کے انتقال کی صورت میں بھی بیوی مالی اثاثوں میں برابر کی شریک ہوگی، جس کا مطلب یہ ہے کہ بیوی کو ان اثاثوں میں شریک ہونے کی وجہ سے بھی حصہ ملے گا اور میراث کی بنیاد پر بھی وہ شوہر کے ترکہ میں اپنے مقررہ حصے کی حقدار ہوگی۔

یوں عدالت نے اپنے فیصلہ میں شوہر پر شرعی طور پر عائد حقوق (جیسے مہر، نان ونفقہ، علاج ومعالجہ اور رہائش) کے علاوہ، بیوی کے لئے شوہر کی تمام کمائی میں ایک ایسا اضافی مالی حق ثابت کیا ہے جس کا تصور نہ قرآن میں ہے، نہ احادیث میں، نہ کسی فقیہ کے قول میں اور نہ ہی امت میں اس سے پہلے اس طرح کا کوئی تصورِ ملکیت سامنے آیا ہے، حقیقت یہ ہے کہ اس استدلال کی کوئی شرعی یا عقلی بنیاد موجود نہیں ہے، کیونکہ بیوی اگر امورِ خانہ داری سرانجام دیتی ہے تو بدلے میں اسے تمام مالی ذمہ داریوں سے آزاد رکھا جاتا ہے، اس کی اور بچوں کی تمام مالی ضروریات کا کفیل شوہر ہوتا ہے۔ اگر امورِ خانہ داری کی انجام دہی کو قابل معاوضہ عمل تسلیم بھی کیا جائے تو بیوی کو مہر، نان ونفقہ، رہائش اور بچوں کی مالی کفالت کی ذمہ داریوں سے آزادی کی صورت میں وہ عوض پہلے ہی مل رہا ہوتا ہے، اس استدلال کا یہ بھی تقاضا ہے کہ ایسی خواتین جو ملازمت کرتی ہوں اور جن کے روزمرہ کے کام گھر میں موجود خادم یا شوہر کی رشتہ دار خواتین کے ذریعہ انجام پاتے ہوں، انہیں مالی اثاثوں میں حصہ نہیں ملنا چاہئے، حالانکہ عدالتی فیصلے میں پیشہ ور بیوی کو بھی برابر حصہ دینے کی واضح صراحت کی گئی ہے۔

اس استدلال کو مدنظر رکھتے ہوئے بظاہر انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ بیوی جتنا کام کرے، اس کی مشقت کے برابر اسے معاوضہ ملنا چاہیے، لہٰذا اگر کوئی نکاح محض چند مہینے جاری رہے، اس میں بچوں کی کفالت کا کوئی بوجھ بیوی پر نہ ہو اور گھریلو کام کے لئے ملازم بھی موجود ہوں اور اس عرصے میں شوہر بہت زیادہ کمائی کرے تو پھر بیوی کو شوہر کے مالی اثاثوں میں برابر حصہ نہیں ملنا چاہئے۔ اس کے برعکس اگر ایک خاتون طویل عرصے تک کسی کے نکاح میں رہے، گھریلو کام اور بچوں کی ذمہ داری نبھائے، لیکن اس کے شوہر کی کمائی صرف اتنی ہو کہ روزانہ کا گزر بسر ممکن ہو اور شوہر کے پاس ذاتی گھر یا دیگر خاطر خواہ مالی اثاثے نہ ہوں تو طلاق کی صورت میں اس بیوی کی محنت کا معاوضہ کس طرح ادا کیا جائے گا۔

مالی اثاثوں میں بیوی کے حصہ کو شرعی بنیاد فراہم کرنے کے لئے معزز عدالت نے بعض اسلامی ممالک کے قوانین بھی بطورِ استشہاد پیش کئے اور اسلامی ممالک کے قوانین ہونے کی بنیاد پر یہ مفروضہ قائم کیا کہ یہ اسلامی احکام سے متصادم نہیں ہوں گے۔ یہاں یہ اصولی بات قابل ذکر ہے کہ کسی اسلامی ملک کا قانون ہونے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ کتاب وسنت کے بھی مطابق ہوگا یا شرعی احکام سے متصادم نہیں ہوگا، بالخصوص ایسی صورت میں جب کہ موجودہ دور میں بیشتر اسلامی ممالک کے قوانین مغربی قوانین کے زیر اثر اور مغربی قانونی تصورات کو مدنظر رکھتے ہوئے بنائے گئے ہیں، نیز فاضل جج نے اسلامی ممالک کے قوانین کو بطور دلیل پیش کرتے ہوئے اس پہلو کو بھی نظر انداز کیا کہ جن دیگر اسلامی ممالک نے ایسی قانون سازی کی ہے، آیا ان کا قانونی نظام بھی انہی اصولوں پر قائم ہے جن پر پاکستان کے قانونی نظام کی بنیاد ہے؟

اس کے علاوہ بین الاقوامی معاہدات، جیسے سیڈ (CEDAW) کا حوالہ دیتے ہوئے فاضل جج نے اس امر کو بھی نظر انداز کیا کہ بین الاقوامی معاہدات کو پاکستان کی عدالتیں اس وقت تک نافذ نہیں کرسکتیں، جب تک انہیں باقاعدہ قانون سازی کے ذریعے ملکی قانون کا حصہ نہ بنادیا جائے۔

لہٰذا کسی قانون کو اسلامی قرار دینے کے لئے ضروری ہے کہ جید علماء کرام قرآن وسنت اور دیگر شرعی دلائل کی روشنی میں اس کا جائزہ لینے کے بعد اس کی توثیق کریں۔ آئینِ پاکستان میں بھی اس کی ضمانت دی گئی ہے کہ مملکت پاکستان میں کوئی قانون قرآن وسنت کے خلاف نہیں بنایا جائے گا اور اسی مقصد کے لئے اسلامی نظریاتی کونسل کا مؤقر آئینی ادارہ قائم کیا گیا ہے۔

اس تمام گفتگو کا حاصل یہ ہے کہ مالی اثاثوں میں بیوی کو برابر کا حصہ دینے کا تصور اسلامی احکام سے متصادم ہے اور یہ مغربی نظام سے ماخوذ ہے۔ اسلام میں نکاح کے بعد تمام مالی ذمہ داریاں شوہر پر عائد ہوتی ہیں جبکہ غیر مالی ذمہ داریاں بیوی کے ذمہ ہوتی ہیں، جبکہ مغربی نظام میں مالی اور غیر مالی ذمہ داریاں زوجین میں مشترک ہوتی ہیں۔ عدالتی فیصلے میں اس بنیادی مغالطے کی جھلک نمایاں طور پر دیکھی جاسکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے ارباب اختیار کو شرعی اور عقلی ہر دو اعتبار سے درست اور برحق رائے اختیار کرنے اور اس کے مطابق فیصلہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین ثم آمین یاالٰہ العالمین۔

(بشکریہ ماہنامہ ''البلاغ'' کراچی، جون ۲۰۲۶ء)

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کی جوہرآباد میں تشریف آوری

شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب، مفتی حسین احمد مقامی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعوت پر ۱۲/ جون ۲۰۲۶ء بروز جمعہ مدرس ؓ سیدنا حسن اعوان ٹاؤن جوہر آباد میں تشریف لائے جہاں اُنہوں نے طلباء کرام کو قیمتی پند ونصائح سے نوازا اور امتحان میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کرام کو انعامات دیئے، جبکہ حضرت دامت برکاتہم کو احتساب ومحاسبہ قادیانیت کی ۱۰۰ کتابیں مرتب کرنے کی عظیم کاوش پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جوہرآباد کی طرف سے اعزازی شیلڈ پیش کی گئی، تقریب میں مدرسہ کے اساتذہ کرام کے علاوہ مبلغ مولانا محمد ساجد بھی شریک تھے حق تعالیٰ حضرت کے سایہ عاطفت کو تادیر سلامت باکرامت رکھے، آمین یارب العالمین۔

علاوہ ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چک نمبر D-15/39 کے زیراہتمام جمعہ کے موقع پر ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا، جس کا آغاز تلاوت کلام پاک ونعتیہ کلام سے ہوا، حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب اور مولانا محمد ساجد کا بیان ہوا۔ جلسہ میں حافظ دلاور حسین، مفتی حسین احمد جوہرآباد ودیگر حضرات نے شرکت کی۔ جلسہ کی کامیابی کے لیے مولانا عمر فاروق امام وخطیب جامع مسجد، بھائی محمد یوسف، بھائی ابراہیم ودیگر کارکنان ختم نبوت نے بھرپور کوشش کی۔

حضرت امام زین العابدین علی رضی اللہ عنہ

مولانا سیّد کفایت بخاری

حضرت امام زین العابدین اہل بیت کے گلشن کا نمایاں پھول ہیں، نام علی ہے، سیّدنا امام حسینؓ کے بیٹے ہیں، حضرت علی المرتضیٰ ان کے دادا جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر کا ٹکڑا جناب سیدہ زہراؓ ان کی دادی ہیں۔ کون اندازہ کرسکتا ہے کہ وہ کن رحمتوں اور برکتوں کے جلو میں دنیا میں تشریف لائے ہوں گے اور کن فیوض و برکات کو لٹاتے ہوئے یہاں زندگی بسر کی ہوگی!

آپ کی والدہ نوشیروان کے پوتے اور شاہ ایران یزدگرد کی بیٹی تھیں۔ ان کا نام کہیں سلامہ اور کہیں سلافہ نقل ہوا ہے لیکن وہ اپنے لقب شہربانو سے مشہور ہوئیں۔ آپ کی ولادت اندازاً 38ھ میں مدینہ طیبہ میں ہوئی۔ اس طرح آپ کو اپنے دادا حضرت علی المرتضیٰ کی حیات مبارکہ میں سے تقریباً تین سال ملے اور آپ کو باب مدینۃ العلم کی گود نصیب ہوئی، جبکہ جنتی جوانوں کے دونوں سردار، آپ کے چچا حضرت امام حسن مجتبیٰ اور والد حضرت امام حسین شاہِ کربلا آپ کی پرورش کے ذمہ دار ہوئے۔ کیسے اندازہ ہوسکتا ہے کہ کیسی کیسی رحمتیں اور برکتیں آپ کی شخصیت میں جذب ہوئیں اور آپ کے مزاج کا حصہ بنی ہوں گی۔ ان حضرات کے علاوہ آپ نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ، حضرت ام المؤمنین ام سلمہ، حضرت ام المؤمنین صفیہ، حضور پاک کی ربیبہ حضرت زینب بنت ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابن عباس وغیرہ حضرات صحابہ کرام جبکہ سعید بن مسیب اور سعید بن مرجانہ جیسے کبار تابعین سے اخذ حدیث کیا جبکہ آپ کے شاگردوں میں آپ کے صاحبزادگان امام محمد باقر، امام زید شہید، عبداللہ بن زین العابدین اور عمر بن زین العابدین کے علاوہ امام زہری، عمرو بن دینار، ہشام بن عروہ اور دیگر بے شمار تابعینؒ و تبع تابعینؒ شامل ہیں۔

آپ کی روایت کردہ احادیث صحاح ستہ، موطا امام مالک، موطأ امام محمد، مسند احمد اور دیگر کتب حدیث میں موجود ہیں۔ آپ کا شمار حدیث وفقہ کے کبار ائمہ میں ہوتا تھا اور امام مالک وغیرہ محدثین نے آپ کے اجتہادات کو اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔ اہل علم کا آپ کی طرف بہ کثرت رجوع تھا۔ چنانچہ مسجد نبوی میں آپ کا حلقۂ درس سب حلقوں سے بڑا ہوتا تھا۔ مشہور محدث سفیان بن عیینہؒ کے مطابق امام زہری کہتے تھے کہ میں اکثر علی بن حسین کی صحبت میں بیٹھا کرتا تھا، میں نے ان سے بڑھ کر کسی کو فقیہ نہیں پایا، لیکن وہ بہت کم گو تھے۔ امام مالکؒ نے فرمایا کہ اہل بیت میں ان جیسا کوئی نہیں تھا۔ (تہذیب الکمال للمزی، سیر اعلام النبلاء للامام الذھبی)

اپنے علمی مشاغل کے ساتھ ساتھ آپ کو عبادت کا خاص ذوق تھا اور آپ اپنے وقت کا کثیر حصہ عبادت میں گزارتے تھے۔ امام مالک فرماتے تھے: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ کا آخر تک روزانہ ایک ہزار رکعت نفل پڑھنے کا معمول تھا۔ (ابن عبد ربہ، عقد الفرید لابن عبدربہ، سیر اعلام النبلاء للامام الذھبی)

امام مالکؒ ہی سے منقول ہے کہ آپ نے احرام باندھا اور لبیّك اللهمّ لبيك پڑھا تو آپ پر غشی طاری ہوگئی اور آپ گھوڑے کی زین سے فرش زمین پر آ گرے۔ (سیر اعلام النبلاء للامام الذھبی)

کہتے ہیں کہ جب آپ نماز کے لیے تیاری کرتے تو آپ کا رنگ زرد پڑ جاتا اور جسم پر لرزہ طاری ہوجاتا تھا۔ آپ سے اس کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا: "افسوس تم پر! جانتے بھی ہو کہ میں اب کس ذات کے سامنے کھڑا ہونے والا ہوں! کس کے ساتھ راز و نیاز کرنے لگا ہوں۔ (سیر اعلام النبلاء للامام الذھبی، عقد الفرید لابن عبدربہ)

مشہور محدث طاؤس بن کیسانؒ کہتے ہیں: میں نے آپ کو سجدے کی حالت میں یہ دعا مانگتے ہوئے سنا، فرما رہے تھے: "عُبَیْدُكَ بِفِنَائِكَ، وَمِسْكِيْنُكَ

بِفِنَائِکَ، سَائِلُکَ بِفِنَائِکَ، فَقِیْرُکَ بِفِنَائِکَ‘‘ (تیرا غلام تیرے دروازے پر حاضر ہے، تیرا مسکین تیرے دروازے پر حاضر ہے، تیرا سوالی تیرے دروازے پر حاضر ہے، تیرا منگتا تیرے دروازے پر حاضر ہے)، طاوسؒ کہتے ہیں کہ میں نے جب بھی کسی مشکل میں ان الفاظ کے ساتھ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے میری مشکل کو آسان فرما دیا۔ (تہذیب الکمال للمزی وسیر اعلام النبلاء للامام الذھبی)

آپ کو دعا کا بہت خاص ذوق تھا اور بہت لمبی لمبی دعا فرماتے تھے۔ آپ کی کئی دعائیں صحیفہ سجادیہ کی صورت میں مدون بھی کر دی گئی ہیں۔ اس مجموعہ کو صحیفہ کاملہ اور زبور آل محمد بھی کہا جاتا ہے۔ اسے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ توحید کے بہت سے مسائل اور باریک نکات دعا کی شکل میں بیان کر دیتے ہیں، بندے اور رب کے باہمی تعلق کی مختلف جہات، باری تعالیٰ کے انعامات اور توبہ کے مضامین کو عجب وارفتگی اور والہانہ پن سے بیان کرتے ہیں جنہیں اپنے یومیہ معمولات میں شامل کرنے سے یقیناً ایمانی ترقی اور حلاوت نصیب ہوسکتی ہے۔ آپ کارندوں کے ذریعہ تجارت فرماتے تھے اور اپنی آمدن کا زیادہ تر حصہ راہ خدا میں خرچ کر دیتے۔ آپ رات کے اندھیرے میں کھانے پینے کی چیزیں اپنی پشت پر رکھتے اور خاموشی سے ضرورت مندوں کے گھروں میں چھوڑ آتے، انہیں اپنے محسن کا علم بھی نہیں ہو پاتا تھا۔ آپ کی وفات سے لوگوں کے گھروں میں خفیہ امداد پہنچنے کا سلسلہ ختم ہوا تو معلوم ہوا کہ آپ مدینہ منورہ کے سو غریب گھرانوں کی کفالت کرتے تھے۔ (طبقات ابن سعد، تہذیب الکمال، حلیۃ الاولیاء لابی نعیم)

فرماتے تھے کہ رازداری میں دیا گیا صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ (سیر اعلام النبلاء للامام الذھبی)

جب کوئی محتاج آپ کے پاس حاضر ہوتا تو آپ فرماتے کہ صدقہ سائل تک پہنچنے سے پہلے اللہ تک پہنچ جاتا ہے۔ (طبقات ابن سعد)

آپ کی آمدنی کا بہت سا حصہ غلام خرید کر آزاد کر دینے میں کام آتا تھا۔ چنانچہ مدینہ طیبہ میں آپ کے آزاد کردہ غلاموں اور کنیزوں کی گویا پوری فوج تھی۔ آپ نے دو بار اپنا پورا مال غریبوں محتاجوں میں بانٹ دیا تھا۔ (حلیۃ الاولیاء)

قیامت کربلا کے وقت آپ کی عمر تقریباً تئیس سال کی تھی مگر شدید بیماری کی وجہ سے آپ اس معرکے میں حصہ نہ لے سکے اور شہادت سے محفوظ رہ کر ’’الکوثر‘‘ کی جیتی جاگتی تفسیر بن گئے۔ یزید کی نسل مٹ گئی اور اس کا نام گالی بن گیا، مگر جہاں جہاں مسلمان آباد ہیں حسنی اور حسینی سادات بھی موجود ہیں۔

حضرت امام حسینؓ کی نسل حضرت امام زین العابدین سے آگے چلی۔ آپ کے گیارہ بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں جن میں سے حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام زید شہید زیادہ مشہور ہوئے۔ آپ 58 سال کی عمر میں اندازاً 95ھ میں راہئ عالم بقا ہوئے اور جنت البقیع میں اپنے چچا حضرت امام حسن مجتبیٰ کے پہلو میں گوشۂ استراحت پایا۔ رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ وتغمدہ بالغفران، امت کے اہل علم وفضل نے آپ کے فضائل وکمالات کے اعتراف میں، نیز آپ کے حضور میں خراج تحسین اور عقیدت کے پھول پیش کرنے میں کوئی کمی نہیں کی۔ یہاں مشہور محدث ومؤرخ اور امام اہل سنت امام ذہبی کی شہرۂ آفاق اور اپنے موضوع پر بے مثال کتاب سیر اعلام النبلاء میں سے چند مختصر حوالے پیش کیے جاتے ہیں:

۱:...امام زہری کہتے تھے کہ میں نے کوئی قریشی علی بن الحسین سے افضل نہیں دیکھا۔

۲:...امام زہری ہی کا فرمان ہے کہ میں ان کی مجلس میں بہ کثرت بیٹھتا رہا ہوں۔ میں نے ان سے بڑا فقیہ کوئی نہیں دیکھا لیکن وہ کم گو تھے۔

۳:...سعید بن مسیب کہتے تھے میں نے ان سے بڑا متقی کوئی نہیں دیکھا۔

۴:...امام ذہبیؒ کہتے ہیں:

۱:...علی بن الحسین ثقہ، مامون، بکثرت حدیث بیان کرنے والے، عالی القدر، رفیع المنزلۃ اور متقی تھے۔

۲:...وہ عجب جلالت شان کے مالک تھے اور اللہ کی قسم! وہ اسی کے حقدار تھے۔ اپنی بزرگی وسیادت، علم، خدا سے تعلق اور کمال عقل کی بنا پر وہ امامت عظمیٰ (خلافت) کے اہل تھے۔ محدثین ومؤرخین کے ساتھ ساتھ شعراء بھی اس آستانے پر سر جھکانے میں کسی سے پیچھے نہیں رہے۔ ان کی شان میں سب سے مشہور اور غالباً پہلا قصیدہ مشہور عرب شاعر فرزدق کا ہے، جس کی وجہ سے اسے جیل کی ہوا بھی کھانا پڑی تھی۔ اکتالیس اشعار پر مشتمل یہ قصیدہ عالمی ادب کا ایک شہپارہ ہے جس میں اہل بیت اور حضرت امام کے مناقب کے ساتھ

ساتھ اس گھرانے کے ساتھ امت کے قلبی و روحانی تعلق کی بھی بہت عمدہ ترجمانی کی گئی ہے۔ اس کے بعد بے شمار شعراء نے نذرانۂ عقیدت کے پھول آپ کی بارگاہ اقدس میں پیش کیے جن میں حضرت امام کی حیات مبارکہ اور عادات و خصائل طیبہ کی بعض جھلکیوں کے ساتھ ساتھ عرض حال اور شاعر کی قلبی کیفیات و احساسات کے اظہار کی مثالیں بھی ملتی ہیں۔ واردات قلبی کی نوع کے یہ اشعار قاری کو ماضی کے جھروکے میں جھانک کر اس پاک چوکھٹ پر بوسہ زنی کی نعمت سے شاد کام کر دیتے ہیں، جو بجائے خود بہت بڑی نعمت ہیں۔ ❁❁

عقیدہ ختم نبوت کے لیے باپ بیٹے کی قربانی

’’حضرت طُفیل بن عَمرو دَوسی رضی اللہ عنہ نے آخر دم تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دیا، آپ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب مسندِ خلافت پر فائز ہوئے تو حضرت طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ، خلیفۂ رسول علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یقین دلایا کہ میری ذات، میری تلوار اور میرا بیٹا آپ کی تائید ونصرت کے لیے وقف ہے۔ جب ارتداد کی جنگیں چھڑیں اور کفر والحاد کا شعلہ بھڑکا تو حضرت طفیل بن عمرو، مسیلمہ کذاب کے ساتھ جنگ لڑنے کے لیے مسلمانوں کے لشکر میں مقدمۃ الجیش کی حیثیت سے شامل ہو کر نکل کھڑے ہوئے، اس وقت ان کے ہمراہ آپ کا بیٹا عَمرو بھی تھا۔ یمامہ کی طرف روانگی کے سلسلہ میں ابھی وہ راستہ ہی میں تھے کہ انہوں نے ایک خواب دیکھا اپنے ساتھیوں سے انہوں نے کہا: میں نے ایک خواب دیکھا ہے میں اس کی تعبیر معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ ساتھیوں نے دریافت کیا: آپ نے خواب میں کیا دیکھا؟ فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر مونڈ دیا گیا ہے اور ایک پرندہ میرے منہ سے نکل کر اڑ گیا ہے اور ایک عورت نے مجھے اپنے پیٹ میں چھپالیا ہے، میں نے یہ بھی دیکھا کہ میرا بیٹا عمرو بھی بڑی تیزی سے بھاگتا ہوا میرے پیچھے پیچھے آ رہا ہے لیکن میرے اور اس کے درمیان کوئی چیز حائل ہوگئی ہے۔ تمام ساتھیوں نے کہا: خواب تو اچھا ہے۔ انہوں نے کہا: بخدا! میں نے اس کی ایک تعبیر کی ہے۔ سر منڈانے سے یہ مراد ہے کہ میرا سر کاٹ دیا جائے گا، پرندہ جو میرے منہ سے نکل کر اڑ گیا، اس کے معنی یہ ہیں کہ میری روح پرواز کر جائے گی اور وہ عورت جس نے مجھے اپنے پیٹ میں چھپالیا ہے، زمین ہے جو کھودی جائے گی اور مجھے اس میں دفن کر دیا جائے گا۔ میری دِلی تمنا ہے کہ مجھے شہادت کا رتبہ نصیب ہو۔ رہا میرے بیٹے کا تیزی سے میرے پیچھے بھاگنا، تو اس سے یہ مراد ہے کہ وہ بھی میری طرح شہادت کی تلاش میں سرگرداں رہے گا، جو میرا مقدر ہے۔ لیکن اسے شہادت کا یہ مقام میرے بعد اس وقت ملے گا جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا۔

معرکۂ یمامہ میں اس جلیل القدر صحابی حضرت طفیل بن عمرو دوسیؓ کو بڑی کڑی آزمائش سے دو چار ہونا پڑا اور اس معرکہ میں لڑتے ہوئے اور طرح طرح کی آزمائشوں سے گزرتے ہوئے جامِ شہادت نوش فرمانے کی سعادت حاصل کی اور ان کا بیٹا عمرو بھی لگاتار دشمنوں سے برسرِ پیکار رہا، یہاں تک کہ زخموں نے اُسے چُور کر دیا اور یہ اس طرح ارضِ یمامہ میں اپنے باپ کو اور اپنا کٹا ہوا ہاتھ چھوڑ کر مدینہ واپس لوٹ آئے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک مرتبہ حضرت عمرو بن طفیل رضی اللہ عنہ آپ سے ملاقات کے لیے تشریف لائے۔ دسترخوان بچھا، اس وقت متعدد لوگ آپ کے پاس بیٹھے تھے، آپ نے سب کو کھانے کی دعوت دی، حضرت عمرو بن طفیل رضی اللہ عنہ ایک طرف الگ ہو کر بیٹھے رہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا بات ہے؟ آپ کھانے میں شریک نہیں ہو رہے؟ ایسا تو نہیں ہے کہ آپ اپنے کٹے ہوئے ہاتھ کی وجہ سے شرم محسوس کر رہے ہوں۔ جواب دیا: امیر المؤمنین! بالکل یہی بات ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! میں اس وقت تک کھانے کو چکھنے والا نہیں جب تک تم اپنا یہ کٹا ہوا ہاتھ اس میں نہیں ڈال دیتے۔ بخدا! اس قوم میں آپ کے علاوہ کسی کو یہ شرف حاصل نہیں ہوا کہ اس کے جسم کا ایک حصہ اس سے پہلے جنت میں پہنچ جائے، یعنی ان کا وہ ہاتھ جو کٹ کر ان سے پہلے جنت میں پہنچ چکا ہے۔‘‘ (مولانا محمد قاسم رفیع)

(بحوالہ: حیاتِ صحابہؓ کے درخشاں پہلو؛ ص:48، اُردو ترجمہ: صُوَرٌ من حیات الصحابہؓ - الد کتور عبدالرحمٰن رأفت پاشاؒ)

حج کے متفرق مسائل

ترتیبی بیان:... مولانا مفتی خالد محمود مدظلہ (آخری قسط) ضبط وترتیب:... حافظ محمد صہیب اعجاز

س:...حج کے دوران عورتیں اپنے بالوں کو کیسے باندھیں کہ بال ٹوٹنے سے بھی بچیں اور سونے کی صورت میں اور وضو کرتے وقت غیر ارادی طور پر بال گرنے کی صورت میں دم واجب نہ ہو؟

ج:...کوشش کریں کہ بال نہ ٹوٹنے پائیں۔ بلاوجہ کنگھی نہ کریں، سر نہ کھجائیں، مرد حضرات اور خواتین بھی یہ مسئلہ سمجھ لیں کہ اگر کسی کے سر کے بال، داڑھی کے بال، بغیر اس کے عمل کے، بغیر کھجائے ویسے ہی گر گئے تین بالوں سے کم تو وہ ایک مٹھی گندم یا اس کے برابر قیمت صدقہ کردے اور اگر تین بال سے زیادہ گرے، وضو کیا، سر کھجالیا۔ چوتھائی سے کم ہیں تو اس میں صدقہ آتا ہے دم نہیں آتا، چوتھائی حصے کے بال کٹ گئے پھر دم آئے گا۔

س:...کیا احرام کی حالت میں عورتیں کولنگ تولیہ استعمال کرسکتی ہیں جبکہ چہرے کو کوئی چیز نہیں لگنی چاہیے؟

ج:...اگر کولنگ تولیہ ہے یا کوئی کپڑا ہے اس میں کوئی خوشبو نہیں ہے جیسے آپ جہاز میں سوار ہوتے ہیں تو بعض اوقات وہ ایک تولیہ دیتے ہیں گیلا تولیہ اس میں خوشبو ہوتی ہے وہ تو استعمال نہیں کرنا چاہیے اگر اس میں خوشبو نہیں ہے تو وہ گیلا تولیہ عورتیں ٹھنڈک کے لیے استعمال کرسکتی ہیں۔ مرد نہیں کیونکہ مرد کے لیے سر کو چھپانا منع ہے۔ اور جب یہ تولیہ وغیرہ سر پر رکھیں یا کوئی کپڑا تو کوشش کریں کہ چہرے پر نہ لگے۔

س:...کیا ۱۰؍ذوالحجہ کو عید کی نماز نہیں ہوگی؟

ج:...حاجیوں کے لیے عید کی نماز نہیں ہے۔ اگر وہ مکہ مکرمہ بھی پہنچ جائیں وہاں عید کی نماز ہو رہی ہو تو ان کے اوپر عید کی نماز لازم نہیں، پڑھنا چاہیں ان کے ساتھ پڑھ لیں، اگر وہ طواف کریں یا وہیں بیٹھے رہیں تو ایسا کر سکتے ہیں، حاجی کے لیے عید کی نماز نہیں ہے۔ منیٰ میں کوئی عید کی نماز نہیں ہوتی نہ خیمے میں نہ مسجد خیف میں۔

س:...لندن یوکے سے آنے والے کی میقات کیا ہے؟

ج:...جہاں سے بھی آئیں، جدہ سے تھوڑی دیر تقریباً آدھا پون گھنٹہ پہلے ہی ان کی میقات شروع ہو جاتی ہے اس سے پہلے پہلے نیت کرلیں اور بہتر یہ ہے کہ جب جہاز میں سوار ہوں اور جہاز فضا میں بلند ہو جائے تو نیت کرلیں تاکہ یہ وسوسہ ہی نہ رہے کہ میقات تو نہیں آگئی ہم میقات سے تو نہیں گزر گئے۔ جہاز بلند ہونے کے بعد آپ نیت کرسکتی ہیں۔

س:...حائضہ خواتین کو میقات سے گزرنے سے پہلے احرام باندھنا، نیت کرنی ہوگی؟ اگر اسے حج کے بعد تک بھی پاکی نہ آئے اور پھر مدینہ جاکر وہاں سے واپس گھر کی فلائٹ آجائے تو کیا اس کا حج نہیں ہوا؟

ج:...دیکھیے اتنے دن تو ان کو ملیں گے کہ جس میں وہ پاک ہو جائیں۔ یہ جو عذر ہے اس کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے، ورنہ ہر ایک عورت کی عادت مختلف ہوتی ہے کسی کو تین دن، کسی کو پانچ دن کسی کو سات دن۔ یہ تو نہیں ہوسکتا کہ عورت اس حالت میں حج بھی کرلے اور مدینہ منورہ بھی حاضری دے دے اور پھر واپس آجائے اور وہ پاک ہی نہ ہو۔ پہلے بھی بتایا تھا کہ جب عورت مکہ مکرمہ آنے لگے، احرام باندھنے کا وقت ہو اور وہ پاک نہ ہو وہ اسی حالت میں غسل کرلے، نیت کرلے، نماز نہیں پڑھے گی تلبیہ پڑھے، حج کے سارے افعال کرے گی، اس کو چاہیے اگر وہ یہ سمجھتی ہے کہ میرے پاس اتنے دن نہیں ہیں کہ میں حج سے پہلے پاک ہوں تو وہ عمرے کی نیت نہ کرے وہ صرف حج کی نیت کرے، یہ مسئلہ بھی سمجھ لیں کہ عورت نے عمرے کی نیت کرلی اس حال میں کہ وہ پاک نہیں تھی یا جس وقت عمرے کی نیت کی وہ پاک تھی، مکہ مکرمہ

پہنچنے سے پہلے اس کو عذر شروع ہو گیا۔ وہ انتظار کرے گی اپنے پاک ہونے کا۔ پاک ہو گئی تو حج سے پہلے وہ عمرہ کرلے اور اگر عمرہ نہ کر سکے، ۸/ذوالحجہ ہو جائے اور منیٰ جانے کا ٹائم آجائے، تو وہ اپنا عمرہ منسوخ کرے گی۔ کوئی بھی ایسا کام کرے جو عمرے کے منافی ہو، کنگھی کرلے، کوئی خوشبو لگا لے کہ اپنا عمرہ جو ہے ناوہ ختم کرے گی، اور پھر وہ دوبارہ حج کی نیت کرے گی اور حج کرے گی اور حج سے فارغ ہونے کے بعد اس عمرے کی قضا کرے گی اور ایک دم بھی دے گی۔ اگر ایک عورت کو پتہ ہے، تو وہ حج کی نیت کرے عمرے کی نیت ہی نہ کرے تاکہ یہ مسئلہ اس کے ساتھ پیش نہ آئے اور اس کو عمرہ اپنا ختم نہ کرنا پڑے۔ تو اس کا حجِ افراد ہوگا۔ وہ حج کرلے، حج کے پورے ارکان کرنا ہوں گے۔ وہ وقوف بھی کرے گی، رمی بھی کرے گی، مزدلفہ بھی جائے گی، اس کی قربانی بھی ہوگی، بال بھی کٹوالے گی قربانی کے بعد، البتہ طوافِ زیارت کا مسئلہ رہے گا۔ تو طوافِ زیارت کے لیے انتظار کرلے یا جو میں نے صورتیں بتائی ہیں ان میں سے کوئی صورت اختیار کرلے۔

س:...کیا ہم ایک سے زائد عمرے کر سکتے ہیں؟

ج:...کر سکتے ہیں۔ حج سے پہلے بھی، حج کے بعد بھی۔ ایک عمرہ کرلیا آپ نے، اس کے بعد حج سے پہلے پہلے دوسرا عمرہ کر سکتے ہیں۔ عمرہ پورے سال ہو سکتا ہے۔ پانچ دن ایسے ہیں کہ جن میں عمرہ کرنا منع ہے: ۹ تا ۱۳/ذوالحجہ۔ یہ خالص حج کے دن ہیں۔ اس سے پہلے آپ عمرہ کر سکتے ہیں اور اس عمرے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے ملک سے آکر آپ نے عمرہ کیا، بال کٹوالیے، احرام آپ کا کھل گیا۔

جو لوگ مکہ میں رہتے ہیں یا مکہ میں جاکر ٹھہر گئے، اب وہ عمرہ کرنا چاہتے ہیں تو ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ حدودِ حرم سے باہر جائیں، میں نے بتایا تھا کہ حدودِ حرم مختلف جگہوں پر اس کی مختلف مسافت ہے، کہیں ۶ کلومیٹر، کہیں ۱۲ کلومیٹر، کہیں ۱۸ کلومیٹر، کہیں ۲۲ کلومیٹر بھی۔ سب سے قریب ترین جگہ تنعیم ہے۔ جس کو ہم مسجدِ عائشہ کہتے ہیں۔ زیادہ لوگ وہیں پر جاتے ہیں تو وہاں پر جائیں، اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ غسل کرلیں اپنے ہوٹل میں ہی کمرے میں، وہاں چادر پہن لیں اور چادر پہننے کے بعد وہاں چلے جائیں، عائشہ مسجد میں جاکر دو رکعت نماز پڑھیں، نیت کریں عمرے کی، تلبیہ پڑھیں، آپ کا احرام شروع ہو گیا اور مکہ مکرمہ آکر عمرے کے افعال ادا کریں۔ طواف، سعی اور اس کے بعد بال کٹوادیں۔ یہ عمرہ ہے۔

س:...کیا مرد حضرات ہر عمرے کے بعد حلق کرائیں گے؟

ج:...جی! یہ حلق جو ہے نا، یا بال کٹوانا، یہ احرام سے نکلنے کے لیے ہے۔ آپ نے جو احرام باندھا ہے، اس احرام سے نکلنے کا اور کوئی طریقہ نہیں ہے سوائے اس کے کہ آپ بال کٹوائیں۔ بڑے بڑے بال ہیں تو چھوٹے کروالیں ورنہ بال منڈوالیں۔ بہت سارے لوگوں کو دیکھا ہم نے خصوصاً رمضان میں، ایک عمرہ کیا پھر وہیں سے اسی احرام کی چادروں کے ساتھ چلے گئے مسجدِ عائشہ دوبارہ نیت کرکے آئے، پھر دوسرا عمرہ کرلیا ایک دن میں تین تین عمرے کرلئے۔ حاجی عبدالرزاق صاحب کے بڑے بھائی ہمارے بزرگ تھے مفتی محمد جمیل صاحبؒ، پانچ پانچ عمرے بھی انہوں نے کیے ہیں ایک ایک دن میں۔ ایک عمرہ کے بعد اگرچہ سر پر بال نہیں ہیں، پھر بھی استرا پھروالیں یہ کافی ہے۔ یعنی حلق کرانا ہوگا، اس کے بغیر آپ احرام سے نہیں نکلیں گے۔

جب دو آدمی یا میاں بیوی یا دو عورتیں اپنے عمرے یا حج کے افعال ادا کرلیں اور وقت آجائے بال کاٹنے کا۔ مثال کے طور پر دو آدمی عمرہ کر رہے ہیں۔ دونوں نے عمرہ کرلیا، طواف بھی کرلیا، سعی بھی، اب دونوں نے بال کٹوانے ہیں تو یہ اپنے بال خود بھی کاٹ سکتے ہیں۔ یہ دونوں ایک دوسرے کے بال بھی کاٹ سکتے ہیں۔ میاں بیوی کمرے میں جاکر ایک دوسرے کے بال کاٹ سکتے ہیں۔ ہاں اگر کسی ایک کے افعال تو پورے ہو گئے، دوسرے کے ابھی باقی ہیں، تو وہ دوسرا پھر اس کے بال نہیں کاٹ سکتا۔ حج کے دنوں میں دونوں کی رمی بھی ہوگئی، قربانی بھی ہوگئی، اب بال کاٹنے کا وقت ہے تو وہ دونوں ایک دوسرے کے بال کاٹ سکتے ہیں۔

س:...کیا حج میں ایک سے زائد نیت کی جاسکتی ہے یا کسی دوسرے فرد کے لیے ثواب کی نیت کی جاسکتی ہے، زندہ یا فوت شدہ کے لیے؟

ج:...جو پہلی مرتبہ حج کر رہا ہے، اس کے اوپر حج فرض ہے، وہ اپنی ہی طرف سے نیت کرے گا اور حجِّ فرض کی نیت کرے گا۔ اگر اس نے مطلقاً حج کی نیت بھی کرلی تو کافی ہو

جائے گا لیکن وہ اپنی طرف سے نیت کرے گا کسی اور کی طرف سے نیت نہیں کر سکتا۔ ہاں البتہ جس نے اپنا حجِ فرض ادا کر لیا، وہ اپنی طرف سے بھی حج کر سکتا ہے، دوسرے کی طرف سے بھی، اپنے ماں باپ کی طرف سے، اپنے اساتذہ کی طرف سے، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے، تمام انبیاء کی طرف سے، پوری امت کی طرف سے اور اس میں ایک سے زائد کی نیت کی جاسکتی ہے اور اس کے دو طریقے ہو سکتے ہیں۔ یا تو جب حج کی نیت کر رہا ہے اس وقت نیت کر لے کہ میں فلاں کی طرف سے یہ حج کر رہا ہوں۔ یا اس وقت مطلقاً حج کی نیت کر لے، جب حج کر لے تو اللہ سے دعا کرے کہ اے اللہ یہ جو میں نے حج کیا ہے اس کا ثواب فلاں کو، فلاں فلاں کو، ایک کو یا ایک سے زائد کو وہ پہنچا سکتا ہے۔ دونوں طریقے ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ نفلی عبادت ہے، جو آدمی کسی کو اس طرح سے حج کا ثواب پہنچائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی حج کے ثواب سے محروم نہیں فرمائیں گے۔

س:... احرام کی حالت میں خانہ کعبہ اور حجرِ اسود کو چھونا یا بوسہ دینا صحیح ہے کیونکہ دونوں پر خوشبو لگی ہوتی ہے؟

ج:... ویسے تو احرام کی حالت میں آپ بوسہ بھی دے سکتے ہیں، بیت اللہ کو چھو بھی سکتے ہیں، لیکن مسئلہ یہی ہے کہ ان پر خوشبو لگائی جاتی ہے۔ روزانہ لگائی جاتی ہے، دن میں کئی دفعہ لگائی جاتی ہے تو احرام کی حالت میں بچنا چاہیے کیونکہ جو خوشبو اس پر لگی ہوئی ہے آپ کے ہاتھ لگانے سے یا اس پر چہرہ لگانے سے، ہاتھ یا آپ کے کپڑے پر خوشبو لگ گئی تو آپ کے اوپر دم آئے گا۔

س:... احرام کی حالت میں وضو کرتے ہوئے یا پانی بہاتے ہوئے بال ٹوٹ جائیں تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

ج:... خود بخود اگر ایک دو بال ٹوٹ گئے تو یہ معاف ہیں۔ البتہ داڑھی کو دھوتے وقت زور زور سے نہ مسلیں، اسی طرح سے نہ اسے کھجائیں۔ طریقہ یہ ہے کہ پانی چلو میں لیں، یہاں ڈال دیا، یہاں ڈال دیا۔ اس طرح سے داڑھی بھی گیلی ہو جاتی ہے یا اوپر سے پانی بہا دیا یہ کافی ہے۔

س:... رمی میں وکیل بنانے کے حوالے سے ذرا وضاحت سے بتادیں۔

ج:... وکیل وہی بنائے گا جو کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا، چل کر جا نہیں سکتا، سواری پر بھی اس کو کوئی لے جانے والا نہیں ہے۔ وہ اپنا کسی کو نمائندہ بنا دے۔ نمائندہ بنانا یہ ہے کہ بھئی تم میری طرف سے رمی کر لو یا جو رمی کرنے والا ہے وہ رمی سے پہلے ان کو بتا دے کہ میں آپ کی طرف سے رمی کرنے جا رہا ہوں تو یہ اجازت ہو گئی۔ پہلے وہ اپنی طرف سے رمی کرے، پھر اس کی طرف سے رمی کرے۔

س:... دم اور صدقے کے فرق کو واضح فرمادیں۔

ج:... بعض غلطیاں احرام کی یا حج کی ایسی ہیں جو بڑی غلطیاں کہلاتی ہیں ان میں دم آتا ہے۔ دم کا مطلب یہ ہے کہ حدودِ حرم میں ایک بکرا ذبح کرنا۔ لیکن اس کے لیے ضروری نہیں ہے کہ وہ حج کے دنوں میں ہی ہو، جتنا جلدی ہو زیادہ اچھا ہے۔ بعد میں بھی ہو سکتا ہے۔ کچھ غلطیاں ایسی ہیں وہ احرام میں یا حج کے اندر منع ہوتی ہیں لیکن اگر حاجی نے وہ کر لیں تو تلافی اس کی بھی کرنی پڑتی ہے، اس میں دو کلو گندم یا آٹا کے برابر صدقہ کرنا پڑتا ہے جو ۱۰ سے ۱۵ ریال ہے۔ اگر کہیں کسی غلطی پر صدقہ آئے تو ۱۵ ریال کے قریب صدقہ کر دے اور ایک چھوٹا صدقہ ہے کہ ایک مٹھی گندم، اس میں ایک دو ریال صدقہ کر دے۔ یہ صدقہ اور دم کا فرق ہے۔

س:... احرام میں ماسک لگا سکتے ہیں؟

ج:... ماسک سے چہرہ پورا چھپ جاتا ہے اس لیے نہیں لگانا چاہیے۔ اگر کسی کو کوئی عذر ہے جیسے ہجوم میں ہوتے ہیں، دھول مٹی بہت زیادہ ہے۔ اب کسی کو کوئی عذر ہے، نزلہ ہے، وہ اپنے آپ سے بھی ڈرتا ہے دوسرے سے بھی، تو مجبوری کی شکل میں وہ یہ کر لے کہ ماسک لگا لے لیکن بہت زیادہ دیر تک نہیں۔ جب مجمعے میں جائے اس وقت لگا لے، مجمعے سے ہٹے تو اتار دے۔ ایک دو گھنٹے لگا لے پھر اتار دے، یعنی کوشش کرے کہ آدھے دن سے کم ہو اور اس کے بعد پھر وہ صدقہ دے دے۔

ایک بات اور یاد رکھیے کہ کسی سے کوئی غلطی ہوئی تو صدقہ اور دم جو دیا جائے گا، وہ بعد میں دیا جائے گا۔ پہلے اگر کسی نے صدقہ دے دیا، دم دے دیا یا وہ غلطی ابھی چل رہی ہے، ختم نہیں ہوئی اور اس نے صدقہ دے دیا یا دم دے دیا، وہ معتبر نہیں ہوگا۔ غلطی ہو جائے اس کے بعد صدقہ دے گا۔ ٹھیک ہے، بہت شکریہ، جزاک اللہ خیرا۔ ۞۞

شیخ الحدیثِ جامعہ دارالعلوم حقانیہ

حضرت مولانا محمد ادریس حقانی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت

مولانا عرفان الحق حقانی، اکوڑہ خٹک

جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے مایہ ناز شیخ الحدیث، ہشت نگر ترنگزئی کی معروف علمی شخصیت، کے پی کے کی عوام کے مقبول عام و خاص مقرر، اکابرین کی علمی عظمتوں کے امین، شیخ الحدیث مولانا مفتی شہزادہؒ کے پوتے اور شیخ الحدیث حضرت مولانا حسن جان مدنی شہیدؒ کے فرزند نسبتی حضرت مولانا محمد ادریس حقانیؒ کو دن دیہاڑے صبح پونے آٹھ بجے منگل کے روز ۵/مئی ۲۰۲۶ء کو سفاک قاتلوں نے چلتی گاڑی میں بے دردی سے گولیوں کے پے درپے وار کر کے موضع اتمان زئی میں شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان کے دوسرکاری محافظ بھی شدید زخمی ہوئے، اس حادثے کی خبر مولانا خبیب حقانی نے احقر کو سوا آٹھ بجے واٹس ایپ کے توسط سے دی۔ دماغ کی شریانوں پر یہ خبر گولی بن کر گری، جس کی وجہ سے عقل وفکر نے کام چھوڑ دیا، بعدازاں کلمات ترجیع پڑھ کر خود کو سنبھالا۔ وہم وگمان میں بھی یہ نہیں آرہا تھا کہ ایسا بھی ہو جائے گا۔

یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پورے ملک میں تھوڑی ہی دیر میں سوشل میڈیا کے ذریعہ پھیل گئی۔ ہم نے حالات پر غور کرنے کیلئے دارالعلوم حقانیہ میں فوری مختصر میٹنگ منعقد کی، جس میں راقم الحروف کے علاوہ نائب مہتمم مولانا راشد الحق صاحب، مولانا اسامہ سمیع ودیگر حضرات نے شرکت کی۔

دارالعلوم حقانیہ کے قبرستان میں تدفین:

احقر نے اجلاس میں رائے پیش کی کہ ہم مولانا ادریس حقانیؒ کو دارالعلوم حقانیہ کے قبرستان میں تدفین کی پیشکش کرتے ہیں۔ بعض ساتھیوں نے اس پر کہا کہ ان کے ورثاء ولواحقین ہرگز اس کے لئے آمادہ نہیں ہو پائیں گے۔ میں نے عرض کیا کہ جو بھی ہو ہمارے اوپر ان کا حق ہے اس لئے ہمیں پہل کر کے یہ پیغام ان کو بھیجنا چاہیے۔ باقی ان کی مرضی۔ جو بھی ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کے حکم و منشاء کے موافق ہوگا۔ میں نے فون ملا کر مولانا انیس حقانی کو ادارے کی طرف سے پیشکش کر دی۔ انہوں نے مجھے کہا کہ فی الحال سب رشتہ دار ہسپتال میں ہیں وہ آجائیں تو ہم مشورہ کریں گے۔ بعدازاں میں نے دارالحدیث میں جا کر طلبا کے سامنے حضرت شیخ شہیدؒ کے فضائل ومناقب پر روشنی ڈالی اور حضرت کی مغفرت ورفع درجات کے لئے دعائیں کیں۔

سبق سے فارغ ہو کر ترنگزئی روانگی اختیار کی۔ قریباً ۱۲ بجے ان کے قیام گاہ کے متصل پنڈال جس میں ہزاروں لوگ اس وحشت ناک خبر کو سنتے ہی پہنچ گئے تھے، میں پہنچا۔ یہاں مولانا یوسف میرے ہم سبق مولانا تحمید اللہ صاحب نے مجھے وہاں مائیک ہاتھ میں تھما کر تعزیتی خطاب کرنے کا کہا۔ میں نے حاضرین سے عرض کیا: شیخ بڑے عظیم شخصیت اور کمالات کے منبع تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آج شرق وغرب میں لوگ ان سے محبت وعقیدت رکھتے ہیں۔ جاپان، ملائشیا، بخارا، سعودی عرب جہاں جہاں وہ گئے لوگوں نے ان کو ہاتھوں ہاتھ لے کر قدردانی کا ثبوت دیا۔

پونے دو گھنٹہ کی طویل مسافت طے کر کے روزانہ حقانیہ آنا:

اس وقت وہ حقانیہ میں گزشتہ گیارہ برس سے بخاری شریف اور ترمذی شریف کا درس دینے میں مصروف تھے۔ اپنی مادر علمی میں اپنے مشائخ اساتذہ کے حین حیات میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس اعلیٰ مرتبہ سے نوازا۔ تواضع اور خاکساری ان کی طبیعت ثانیہ تھی۔ میں ہمیشہ ملاقات کے موقع پر ان کا شکریہ ادا کرتا کہ وہ روزانہ اپنے گاؤں سے پونے دو گھنٹہ کی مسافت طے کر کے حقانیہ تشریف

آوری فرماتے ہیں۔ اس پر وہ مجھے مخاطب کر کے فرماتے کہ مجھے بار بار شکریہ کہہ کر شرمندہ نہ کرو۔ میں اسی حقانیہ کی بدولت سب کچھ ہوں۔ ہمارے اساتذہ کے ہمارے اوپر بڑے احسانات ہیں۔ اسی دارالعلوم حقانیہ کی بدولت ہمیں اللہ تعالیٰ نے عزتوں کے تاج پہنائے ہیں۔

میں ان کے اعتراف حق کو سن کر کہتا کہ ٹھیک ہے حضرت لیکن **من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ** جو مخلوق کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خالق کا شکر بھی ادا نہیں کرسکتا۔ پھر وہ بعض اوقات مجھے کہتے کہ یہ تمہارا احسان ہے کہ مجھے حقانیہ میں خدمت کا موقع دیا، مجھے خوب یاد ہے کہ آپ نے ہی مجھے مسجد نبوی میں دارالعلوم حقانیہ کی تدریس کے سلسلہ میں آنے کی دعوت دی، بعد میں تکوینی امور ایسے بن گئے کہ شیخ الحدیث مولانا شیر علی شاہ قدس سرہٗ کی رحلت پر مولانا سمیع الحق شہیدؒ کے حکم سے مجھے آنا پڑ گیا، لیکن اس سے سالہا سال قبل آپ نے مجھ کو یہ دعوت دے رکھی تھی۔ افسوس یہ سب باتیں قصۂ پارینہ ہوگئیں۔

تازہ خواہی داشتن داغہائے سینہ را
باز خواں ایں قصہ پارینہ را

تواضع اور عاجزی اختیار کرنے کی دعوت:

تواضع کی دعوت ہمیشہ اپنے تلامذہ اور متعلقین ومعتقدین کو بطور خاص دیتے تھے۔ فرماتے تھے کہ جو مولوی متکبر ہو اس سے پڑھو بھی مت۔ اس لئے کہ اس کی تعلیم کا اثر اس کے اپنی شخصیت پر نہیں ہے تو پھر دوسروں کو کیا عمل کی دعوت دے گا۔ **لم تقولون ما لا تفعلون۔**

نیز ایسے پیر سے بھی بیعت نہ کرنا جو کہ بڑائی کرتا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہی کو بڑائی زیبا ہے، اس کی بیعت سے تمہیں کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اسی طرح وہ تبلیغی شخص جو عجب وتکبر کا خوگر ہو، اس سے بھی خود کو بچاؤ۔ خود کو بڑا سمجھنے والا دوسروں کو حقیر سمجھتا ہے اور وہ لوگوں کو برا بھلا کہتا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ **ان من اشرالناس یوم القیامۃ**۔ کہ قیامت کے روز شریر ترین لوگوں میں وہ ہوگا جو کہ لوگوں کو دیکھتے ہی برا بھلا کہے، اسے زنبور (مکھی) کی طرح کاٹے تو جب یہ لوگ حدیث کی رو سے شریر تر ہوئے تو اس سے خود کو بچانا ضروری ہے۔

راقم الحروف کے ساتھ محبت ودل لگی:

موضع شیرین کوٹھا نوشہرہ کے ایک مدرسہ میں امسال شعبان میں سالانہ جلسہ تھا، میں نے حاضر ہوکر خطاب کیا اور پھر مہتمم مدرسہ کے ہاں ضیافت میں شرکت کی۔ اس موقع پر شیخ الحدیث مولانا مغفور اللہ باباجی بھی تشریف لائے، جنہوں نے مجھے روحانی سلاسل میں بطور خاص اجازتِ خلافت سے نوازا۔ اسی اثناء شیخ الحدیث مولانا محمد ادریسؒ بھی اس جلسہ میں شرکت کی خاطر پہنچ گئے تو اس موضوع پر خبر پاکر بڑی دل لگی فرمائی اور مجھے مخاطب کرکے کہا کہ روحانی اجازت پاکر کچھ دعوت وسخا کا اظہار بھی کیا ہے یا مفت میں اجازت پائی اور پھر حضرت شیخ شہیدؒ نے مولانا مغفور اللہ باباجی کو کہا کہ مولانا عرفان الحق عظیم شخصیت مولانا عبدالحقؒ کے پوتے ہیں، ہمارے تو سروں کے تاج ہیں۔

حقانیہ سے مرتے دم تک وابستگی:

سال گزشتہ بعض اصاغر سے خفگی کے اظہار پر آئندہ درس کیلئے نہ آنے کا عزم کیا۔ ہمیں معلوم ہوا تو ہم نے تمام اکابر اساتذہ کی سرکردگی میں اجلاس کیا اور پھر ایک بڑے وفد کی صورت میں جن میں مولانا راشدالحق صاحب نائب مہتمم، مولانا لقمان الحق صاحب، مولانا مفتی غلام قادر صاحب، مولانا سعید الرحمٰن صاحب، مولانا اسامہ صاحب، مولانا خزیمہ صاحب اور برخوردارم حافظ معزّ الحق حقانی سلمہ وغیرہ حضرات شامل تھے، موصوف کو منانے کے لئے ان کے ہاں پہنچے اور ان سے مرتے دم تک دارالعلوم حقانیہ سے جدائی نہ اختیار کرنے کا عزم لیا۔ یقیناً یہ ان کا بڑا پن تھا کہ اپنی ناراضگی کو بھلا کر دارالعلوم کو مقدم رکھا۔

مادر علمی جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے ساتھ آپ کی خلوص اور وفاداری ایک ناقابل تردید حقیقت ہے۔ آپ چاہتے تھے کہ یہاں سب کچھ باہمی مشاورت اور اتفاق واتحاد سے عمل میں آئیں، اکابرین حقانیہ ومشائخِ عظام واصاغرین سب کا آپ پر بھرپور اعتماد اور بھروسہ تھا۔

(جاری ہے)

خبروں پر ایک نظر

تقریبِ تقسیم انعامات میں حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ کا خطاب

گلبرگ ٹاؤن (حافظ محمد یحییٰ خان)

''سچ بولنے والا جب سچائی کے راستے پر چلتا رہتا ہے تو وہ مقامِ صدّیقیت تک جا پہنچتا ہے، اسی طرح مسلسل جھوٹ بولنے والے کی منزل مسیلمہ کذاب کا عبرت ناک انجام ہے۔ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سپاہی ہیں، جنہوں نے نبوت کے جھوٹے دعویدار مسیلمہ کذاب کو نیست و نابود کیا، اسی طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنان مسیلمہ کذاب کی ذریت مرزا قادیانی کے فتنے کا مقابلہ کر رہے ہیں۔''

ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر حضرت مولانا محمّد اعجاز مصطفیٰ دامت برکاتہم نے گلبرگ ٹاؤن کے کارکنان سے گفت گو کرتے ہوئے کیا۔ وہ عید الاضحیٰ کے موقع پر چرمِ قربانی کی خدمت کرنے والے خدامِ ختم نبوت کے اعزاز میں دیے گئے عشائیے میں ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی جناب محمد انور رانا اور ناظم امورِ خارجہ جناب سید انوار الحسن کے ہم راہ تشریف لائے اور کارکنانِ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے انہیں اپنے ہاتھوں سے انعامات سے نوازا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق نائب امیر مرکزیہ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ حلقہ جامع مسجد فلاح کے کیمپ میں بڑھ چڑھ کر کھالیں جمع کرنے والے احباب کو اپنی جیب خاص سے انعام مرحمت فرمایا کرتے تھے، اسی سلسلے کو آج بھی برقرار رکھتے ہوئے گلبرگ ٹاؤن کے دو مرکزی کیمپ حلقہ جامع مسجد فلاح، نصیر آباد اور حلقہ حسین آباد کے نوجوان مجاہدین ختم نبوت کو 15 رجون 2026ء بروز پیر بعد نمازِ عشا ایک مختصر مگر پُروقار تقریب میں انعامات دیے گئے۔ اس موقع پر مبلغِ ختم نبوت مولوی محمد قاسم اور ان کے رفقا محمد عمر خان، شیخ شجاع الدین، عبدالمتین، حافظ سہل سہیل، مولانا انس عظیم، بھائی دانش اور بھائی زبیر نے خدمت کی۔ جب کہ مفتی محمد عمیر (امام و خطیب جامع مسجد فلاح)، مولانا فواد (اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ)، بھائی شعیب (البرہان اکیڈمی)، محمد شیراز عثمانی، نیز حلقہ حسین آباد سے بھائی زاہد نے خصوصی شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے اور عقیدہ ختم نبوت پر چوکیداری کا فریضہ ہماری آئندہ نسلوں میں بھی منتقل فرمائے، آمین! ۞۞

حضرت سیّدنا فاروق اعظم کا عہدِ خلافت درخشندہ باب کی حیثیت رکھتا ہے

لاہور.... خلیفۂ ثانی خسر پیغمبر حضرت سیدنا فاروق اعظم جرأت و بہادری کا پیکر تھے حکمرانوں کو عدل وانصاف کا نظام قائم اور عوام کی فلاح و بہبود کے لئے عمر فاروق کو آئیڈیل بنانا ہوگا۔ عمر فاروق کے دورِ حکمرانی میں عدل و انصاف اور مساوات کی اعلیٰ ترین مثالیں ملتی ہیں اصحاب و اہل بیت رسول کی پاکیزہ زندگیاں امت مسلمہ کے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا عبدالنعیم، مولانا محبوب الحسن طاہر، مولانا سمیع اللہ نے جمعہ کے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت سیّدنا فاروق اعظم کا عہدِ خلافت درخشندہ باب کی حیثیت رکھتا ہے۔ حکمرانوں کو خلفائے راشدین کی طرز پر حکومت کرنے کے لئے عملی اقدامات کرنے ہوں گے۔ نئے اسلامی سال کی آمد ہمیں صبر، استقامت اور شجاعت کا سبق دیتی ہے۔ دین برحق کی خاطر طاغوت کے مقابلے میں ڈٹ جانا نئے اسلامی سال کی تمہید ہے۔ ہمیں اس موقع پر یہ عہد کرنا ہے کہ ہم اس سال کو نظامِ مصطفیٰ کی حکمرانی اور ناموس مصطفیٰ کی پاسبانی کی جدوجہد کو جاری رکھیں گے اور پاکستان کی جغرافیائی اور نظریاتی سرحدات کے تحفظ کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کریں گے۔

ختم نبوت علماء کنونشن، لاہور

لاہور (مولانا عبدالنعیم) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیر اہتمام مرکز ختم نبوت مسجد عائشہ مسلم ٹاؤن میں امیر مجلس لاہور مفتی محمد حسن کی زیر صدارت ختم نبوت علماء کنونشن منعقد ہوا جس میں کثیر تعداد میں شہر بھر کے علماء کرام نے شرکت کی۔ کنونشن میں مہمانان خصوصی حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ مرکزی راہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مولانا محمد امجد خان مرکزی ڈپٹی سیکرٹری جنرل جمعیت علماء اسلام، چیئرمین پنجاب قرآن بورڈ و نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ مولانا زبیر حسن، شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ مولانا پروفیسر محمد یوسف خان تھے۔ کنونشن میں شیخ الحدیث مولانا صوفی محمد اکرم، وفاق المدارس العربیہ لاہور کے مسؤل مفتی محمد خرم یوسف، شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن، جمعیت علماء اسلام (س) کے مولانا عبدالرب امجد، مولانا پیر اسداللہ فاروق، مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا قاری علیم الدین شاکر، وفاق المدارس کے مولانا عبداللہ مدنی، حافظ نعمان حامد، مولانا حافظ محمد اشرف گجر، مولانا ڈاکٹر عبدالواحد قریشی، مولانا انیس احمد مظاہری، جے یو آئی ضلع لاہور کے سیکریٹری جنرل حافظ عبدالرحمٰن، مولانا خالد محمود، راقم عبدالنعیم، مولانا مفتی خلیل الرحمٰن، مولانا مقصود الوری، مفتی خلیل احمد، مولانا محمد ارشد، مولانا عبدالعزیز، مولانا عزیز الرحمٰن، بھائی محمد ابراہیم، مولانا سمیع اللہ، مولانا مہتاب، قاری سعید احمد، قاری ظہور الحق، مولانا زبیر جمیل، حامد بلوچ، قاری محمد اقبال، قاری شفیق، قاری فضل الرحمٰن، مولانا یعقوب فیض، مولانا حسام الدین، قاری عبدالسلام، مولانا زبیر جمیل، مولانا قاری عابد حنیف، قاری عبدالحفیظ، مولانا عمران نقشبندی و دیگر نے شرکت کی۔

علماء کرام نے کہا کہ ۷ ستمبر یوم ختم نبوت بھرپور جوش و خروش سے منایا جائے گا۔ یوم ختم نبوت کے حوالے سے ملک بھر میں کانفرنسز، سیمینارز اور اجتماعات منعقد کئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ۷ ستمبر کو وحدت روڈ کرکٹ گراؤنڈ لاہور میں تاریخ ساز ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا جائے گا۔ کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ ختم نبوت کا تحفظ براہ راست پیغمبر اسلام کی ذاتی خدمت کرنے کے مترادف ہے، قادیانیوں کے سہولت کاروں کو کبھی بھی پنپنے کا موقع نہیں دیں گے۔

قادیانیوں کی طرف داری کرنے والے روز قیامت کس منہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سامنا کریں گے۔ انہوں کہا کہ تمام علماء ختم نبوت کانفرنس کی بھرپور انداز میں تیاری کریں۔ مولانا محمد امجد خان نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے خلاف سازش کرنے والے اپنی آخرت کی فکر کریں، عقیدہ ختم نبوت کے خلاف کوئی سازش برداشت نہیں کی جائے گی۔ مولانا زبیر حسن نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہم اپنا ذاتی فریضہ سمجھتے ہیں۔ مولانا یوسف خان نے کہا کہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے امت نے ہمیشہ تاریخی کردار ادا کیا ہے، انہوں نے کہا کہ ۷ ستمبر ختم نبوت کانفرنس کے لئے آج سے ہی محنت کا آغاز کرنا ہے۔ کنونشن میں علماء کرام نے عزم کیا کہ ۷ ستمبر تاریخ ساز ختم نبوت کانفرنس وحدت روڈ لاہور کی بھرپور انداز میں تیاری کریں گے اور اس میں دوستوں سمیت شرکت کو یقینی بنائیں گے۔

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

پپلاں میانوالی .... خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ کندیاں شریف کے زیر اہتمام ۱۱/ جون بروز جمعرات بعد نمازِ عشاء حویلی اللہ نواز خان، حافظ والا تحصیل پپلاں ضلع میانوالی میں ایک عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔

کانفرنس کی سرپرستی خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے فرمائی جبکہ صدارت حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف نے کی۔

کانفرنس سے حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مولانا مفتی رضوان عزیز صاحب مدیر دارالعلوم ختم نبوت عارف والا، مولانا محمد ساجد مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میانوالی و خوشاب، مولانا عطاء الرحمٰن صاحب امیر جمعیت علمائے اسلام کلورکوٹ، مولانا عثمان علی فاروقی صاحب امیر جمعیت علمائے اسلام

میانوالی اور قاری عزیز الرحمٰن صاحب امیر جمعیت علمائے اسلام پپلاں نے خطابات فرمائے۔ جناب عثمان قصوری اور جناب حافظ عکاشہ اسماعیل سبحانی بھکر سمیت دیگر ثناء خوانانِ عظام نے بارگاہِ رسالت مآب میں عقیدت کے پھول نچھاور کئے۔

کانفرنس کا اختتام حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب کی دعا پر ہوا، حضرت قبلہ مدظلہ نے اپنے خصوصی خطاب میں حافظ والا میں منعقد ہونے والی اس ختم نبوت کانفرنس کو اسی مقام پر سالانہ کانفرنس قرار دینے کا اعلان فرمایا۔ آپ نے اللہ نواز خان صاحب اور تمام شرکاء کانفرنس اور ضلعی و تحصیل انتظامیہ کے تعاون پر شکریہ بھی ادا کیا۔ مولانا محمد عثمان حیدری صاحب نے اسٹیج اور دیگر انتظامات کے فرائض بخوبی سرانجام دیئے۔ کانفرنس میں ضلع میانوالی، بھکر، خوشاب، ڈیرہ اسماعیل خان، دریا خان، منکیرہ، کلور کوٹ، ہرنولی، قائد آباد، دوآبہ، علووالی، خانقاہ سراجیہ، جنڈانوالہ، دلیوالہ، مٹھہ کھوہ، شمار، ٹھٹھی اور دیگر متعدد علاقوں سے قافلوں کی صورت میں عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔

کانفرنس میں صاحبزادہ خواجہ نجیب احمد صاحب سمیت کثیر تعداد میں علمائے کرام، طلبۂ عظام، تاجر برادری اور مختلف مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے احباب نے شرکت کر کے کانفرنس کی رونقوں کو دوبالا کیا۔

❁❁..........❁❁

خدائی خدمت گار تحریک کے بانی جناب خان عبدالغفار خان

کیسے قادیانیت سے بال بال بچ گئے؟

دوبارہ پڑھائی کی جانب

میٹرک کے امتحان کے دوران عبدالغفار خان نے انگریزی فوج میں دوسرے نوجوانوں کے دیکھا دیکھی بھرتی کا ارادہ کیا تھا، مگران کا عام لوگوں کے ساتھ سلوک دیکھ کر دل برداشتہ ہو گیا۔ حالانکہ انہیں ڈائریکٹ کمیشن دینے کا عندیہ دیا گیا تھا۔ میں نے نوکری کی خوشی میں اپنی تعلیم میٹرک کے دوران چھوڑ دی تھی۔ میرا یہ سال اس کشمکش میں ضائع ہوگیا۔ دوسرے سال میں نے دوبارہ تعلیم حاصل کرنے کا ارادہ کیا۔ میں نے اپنے گاؤں کے مولوی عبدالعزیز کے چھوٹے بھائی عبدالحلیم جو میرا ہم جماعت تھا سے مشورہ کیا کہ ہم دونوں دوبارہ پڑھائی شروع کریں۔ ہم نے سنا تھا کہ کیمبل پور کے اسکول میں تعلیم کا بہت اچھا انتظام ہے۔ اساتذہ طلباء کو بڑی محنت اور توجہ سے پڑھاتے ہیں اور عربی کی تعلیم بھی عمدہ طریقے سے دی جاتی ہے۔ عربی میرا لازمی مضمون تھا۔ ہم دونوں اسی خیال سے کیمبل پور گئے اور وہاں کے اسکول میں داخلہ لے لیا۔ یہاں ہمارے پشاور کے دوسرے طلباء بھی تھے۔ کچھ دن ہم نے پڑھا مگر دل نہ لگا۔ کسی نے ہمیں قادیان کی بہت تعریف کی تو ہم نے وہاں جانے کا ارادہ کیا اور ہم قادیان کے لئے چل پڑے۔ جب ہم قادیان پہنچے تو حکیم نورالدین خلیفہ تھے۔ ہم ان سے ملے۔ اس کی سادہ اور بے تکلف زندگی اور محبت بھری باتوں نے ہم پر بہت اثر کیا۔ وہ بہت بااخلاق بڑے عالم تھے۔ ہم اس کے پاس بیٹھے تھے کہ مرزا غلام احمد کا بیٹا جو، اب جماعت کا امیر ہے، اس وقت کالج کا طالب علم تھا، آیا۔ ہم وہاں سے رخصت ہوئے۔ ہم اسکول کے بورڈنگ میں آئے۔ یہاں جتنے بھی طلباء تھے ان کے منہ پر ایک ہی کلمہ تھا۔ ''ابن مریم کی بات کو چھوڑ واس سے بہتر غلام احمد ہے۔'' ہمیں یہ بات بہت عجیب معلوم ہوئی۔ پھر بورڈنگ کے لڑکے ہمیں جنتی مقبرے لے گئے۔ جتنا ہم یہاں کے حالات سے باخبر ہوتے گئے ہماری حیرت میں اضافہ ہوتا گیا۔ ہم حیران تھے کہ یہاں رہیں یا واپس چلے جائیں۔ دوسری رات میں نے خواب میں دیکھا کہ بڑا گہرا کنواں ہے اور میں اس میں گر رہا ہوں۔ ایک سفید ریش آدمی ہاتھ بڑھا کر مجھے گرنے سے بچاتا ہے اور مجھے کہتا ہے کہ محتاط رہو۔ صبح جب میں اور عبدالحلیم نماز کے لئے اُٹھے۔ میں نے اس کو اپنا خواب سنایا۔ اس نے بھی کچھ اسی قسم کا خواب دیکھا تھا۔ جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو واپس اپنے گاؤں کی طرف چل پڑے۔ عبدالحلیم پشاور چلا گیا اور وہاں اپنے پرانے اسکول میں داخلہ لیا اور میں علی گڑھ چلا آیا۔'' (خدائی خدمت گار تحریک کے بانی جناب عبدالغفار خان کی خودنوشت سوانح حیات ''میری زندگی اور جدوجہد'' سے حبیب اللہ خان خٹک ریٹائرڈ وفاقی سیکریٹری)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

دعوتی و تبلیغی اسفار

آزاد کشمیر ضلع بھمبر:

بھمبر گجرات سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر آزاد کشمیر کا ضلع ہے، اس کی تین تحصیلیں ہیں: (۱) برنالہ، (۲) سماہنی، (۳) بھمبر۔

برنالہ جامعۃ الحسنین کی جامع مسجد میں ظہر کی نماز کے بعد درس ہوا۔ جس میں طلبا کے علاوہ عوام نے بھی شرکت کی۔ ۲۵/اپریل عشاء کی نماز کے بعد دارالعلوم بھمبر میں جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت مولانا محمد طیب امیر مجلس بھمبر نے کی۔ ناظم اعلیٰ مولانا سیف الرحمٰن، ناظم تبلیغ مولانا محمد سجاد، خازن مولانا محمد عمار، ناظم نشرواشاعت ماسٹر عدیل احمد نے خصوصی شرکت کی۔ دارالعلوم بھمبر کے بانی ہمارے حضرت سیدی و مرشدی مولانا جاوید حسین شاہ نوراللہ مرقدہ کے مسترشد پروفیسر محمد امین مشتاق تھے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند ارجمند انجینئر یاسر امین مہتمم بنائے گئے۔ مقامی طور پر نظم کی نگرانی مولانا سیف الرحمٰن فرما رہے ہیں جو ہمارے حضرت کے جامعہ عبیدیہ فیصل آباد کے فاضل اور حضرت والا کے خصوصی خدام میں سے ہیں، متحرک اور فعال شخصیت کے مالک ہیں۔ دارالعلوم کے استاذ مولانا محمد ابرار اعوان اور مقامی مجلس کے زعماء نے پروگرام مرتب کئے۔ ان پروگراموں میں آزاد کشمیر کے مبلغ مولانا مفتی خالد میر کی معیت و رفاقت حاصل رہی۔

۲۶/اپریل سماہنی جو بھمبر کی تحصیل ہے کے تبلیغی مرکز جامع مسجد صدیق اکبر میں مغرب کی نماز کے بعد جلسہ منعقد ہوا، جس کی صدارت جامع مسجد صدیق اکبر کے امام و خطیب قاری انور حسین انور نے کی، جبکہ مہمانان خصوصی مولانا قاری محمد امین مدظلہ مہتمم مدرسہ عربیہ مدنیہ، مولانا محمد عثمان صدیقی امیر جمعیت علماء اسلام تحصیل سماہنی تھے۔ سماہنی بھمبر کا پہاڑی علاقہ ہے، جو ہزاروں فٹ کی بلندی پر واقع ہے، اس پروگرام میں بھی بھمبر مجلس کے راہنماؤں مولانا مفتی محمد طیب، مولانا خالد حسین، مولانا محمد ابرار نے خصوصی شرکت کی۔ دارالعلوم بھمبر کے زیر اہتمام بنات کے مدرسہ میں ۲۸/اپریل صبح دس تا گیارہ بجے تقریباً بیان ہوا۔

دارالعلوم حنفیہ جہلم میں جلسہ:

جامعہ حنفیہ کے بانی حضرت مولانا عبداللطیف جہلمیؒ تھے۔ موصوف جمعیت علماء اسلام کے ابتدائی دور کے راہنماؤں میں سے تھے۔ اصلاحی تعلق شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ سے تھا اور مجاز بھی ہوئے۔ امام اہلسنت حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ نے چکوال میں جب تحریک خدام اہلسنت کی بنیاد رکھی تو حضرت قاضی صاحبؒ کے دست و بازو بن گئے اور آپ کو تحریک خدام اہلسنت پنجاب کا امیر بنایا گیا۔ مسلکاً پکے کھرے دیوبندی تھے۔ شیعیت، مودودیت اور مماتیت کے لئے کسی صورت میں روادار نہ تھے۔ دارالعلوم حنفیہ کے سالانہ جلسہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین و راہنماؤں، حضرت شاہ جیؒ، مولانا قاضی احسان احمدؒ، مولانا جالندھریؒ، مولانا لال حسین اخترؒ اور دوسرے مبلغین کو دعوت دیتے اور ان سے قادیانیت کے خلاف اور عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر بیانات کراتے۔

۲۷/اپریل ۱۹۹۸ء کو انتقال فرمایا۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے فرزند ارجمند مولانا قاری خبیب احمد عمرؒ آپ کے جانشین قرار پائے۔ ان کے بعد ان کے فرزند ارجمند مولانا ابوبکر صدیق مدظلہ نے حضرات کے قائم کردہ مدارس و مساجد کا نظام سنبھالا ہوا ہے۔

۲۷/اپریل عشاء کی نماز کے بعد جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم میں ختم نبوت کے عنوان پر جلسہ منعقد ہوا، جس کی صدارت مولانا ابوبکر صدیق نے کی۔ مہمان خصوصی مولانا مفتی خالد میر تھے۔ تلاوت و نعت کے بعد راقم کا تحریک ختم نبوت ماضی، حال اور مستقبل کے عنوان پر تقریباً ایک گھنٹہ بیان ہوا، جس میں سینکڑوں مسلمانوں نے طلبا کے علاوہ شرکت کی۔ جامعہ خاتم النبیین سرائے عالمگیر میں جس کے بانی قاری عبدالرحمٰن ہیں ظہر کی نماز کے بعد طلبا میں بیان ہوا۔ جامعہ حنفیہ عیدگاہ سرائے عالمگیر کے طلبا میں عصر کی نماز سے پہلے

تفصیلی بیان ہوا۔

جامع مسجد سرائے عالمگیر میں جلسہ:

سرائے عالمگیر اورنگزیب عالمگیر کا قائم کردہ علاقہ ہے۔ یہاں اورنگزیب عالمگیر نے ایک سرائے اور مسجد تعمیر کی، جو آج بھی شاہی مسجد کے نام سے آب وتاب کے ساتھ موجود ہے۔ مسجد کے بیرونی دیوار پر جو کتبہ لگا ہوا ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل تفصیل موجود ہے:

تاریخ تعمیر اول، شاہی مسجد سرائے عالمگیر کا سنگ بنیاد ۱۶۷۵ء میں شہنشاہ اورنگزیب عالمگیر نے اپنے دست مبارک سے رکھا اور بار اول خود اپنے عہد حکمت میں اسے تعمیر کرایا۔

تاریخ تعمیر دوم:

۱۲/ جون ۱۹۶۸ حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ نے از سرنو اس کا سنگ بنیاد رکھا۔ اہل محلہ اور دیگر محبانِ اسلام نے حضرت مولانا عبداللطیف بالاکوٹی رحمۃ اللہ علیہ اور حاجی محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کی زیر نگرانی اسے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

تاریخ تعمیر سوم:

مورخہ ۱۳/ دسمبر ۱۹۹۴ء تیسری مرتبہ بوجہ توسیع سابقہ بنیادوں پر اس کی تعمیر کا آغاز کیا گیا، اہل محلہ اور مخیر حضرات نے مولانا جمیل احمد بالاکوٹی کی زیر نگرانی اسے مکمل کروایا۔

۲۸/ اپریل شاہی جامع مسجد میں جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت خطیب مولانا قاری محمد طارق نے کی، تلاوت ونعت کے بعد راقم کا ایک گھنٹہ سے زائد عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر بیان ہوا۔

ختم نبوت کورس منڈی بہاؤالدین:

کورس کا اہتمام منڈی اور گجرات کے مبلغ مولانا محمد قاسم سیوطی نے کیا۔ ۲۹/ اپریل ساڑھے آٹھ بجے سے ساڑھے دس بجے تک تحریک ختم نبوت میں علماء امت بالخصوص علماء دیوبند کا عظیم الشان کردار کے عنوان پر کورس کا آغاز ہوا۔ کورس کی غرض وغایت منڈی کے معروف عالم دین روزنامہ اسلام کے نمائندہ مولانا مسعود احمد خوشابی نے بیان کی۔ راقم کا تفصیلی بیان ہوا۔ دوسو کے قریب مسلمانوں نے شرکت کی۔ کورس میں عوام اور تاجروں نے شرکت کی اور شرکاء کورس کی بریانی سے تواضع کی گئی۔

ایصالِ ثواب کی محفل:

میاں محمد ایوب کے فرزند ارجمند محمد طیب کا انتقال ہوا۔ اس کے ایصال ثواب کی محفل ۳۰/ اپریل کو صبح دس سے ساڑھے دس بجے تک راقم نے فلسفہ موت پر بیان کیا۔

مدرسہ دار القرآن والسنہ:

مدرسہ کے بانی و مہتمم حضرت مولانا محمد سہیل مدظلہ اور مدرس مولانا مسعود احمد ہیں ان کی دعوت پر گیارہ سے بارہ بجے دوپہر تک ۳۰/ اپریل بنات میں بیان ہوا۔ عقیدۂ ختم نبوت اور عالمات کی ذمہ داری کے عنوان پر پون گھنٹہ بیان ہوا۔

۳۰/ اپریل بعد نماز عشاء کورس کی دوسری نشست منعقد ہوئی، تلاوت ونعت کے بعد حیات رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام کے عنوان پر راقم کا تفصیلی بیان ہوا۔

کھڑیانوالہ میں تعزیت:

۲۰/ مئی چناب نگر سے فارغ ہو کر کھڑیانوالہ فیصل آباد جامع مسجد ختم نبوت کے خطیب مولانا محمد فاروق میلسویؒ کی تعزیت کی، جو ۱۵/ مئی ۲۰۲۶ء کو انتقال فرماگئے تھے۔ رات کا قیام وطعام خانقاہ عالیہ قادریہ راشدیہ عبیدیہ میں رہا، مجلس ذکر میں شرکت کی اور سجادہ نشین مولانا محمد زکریا شاہ مدظلہ سے ان کے اکلوتے فرزندار جمند سید محمد شاہ کی وفات پر تعزیت کا اظہار کیا۔ خانقاہ عبیدیہ کے بانی سیدی ومرشدی حضرت مولانا سیّد جاوید حسین شاہ نوراللہ مرقدہ تھے۔

۲۱/ مئی ظہر کی نماز خانقاہ صفدر جاوید میں ادا کی اور خانقاہ کے بانی راقم کے پیر بھائی جناب صفدر جاوید ہیں، عرصہ دراز سے ان کی خواہش فرمائش تھی کہ راقم ان کے ہاں حاضری دے۔ فیصل آباد مجلس کے مبلغ مولانا عبدالرشید غازی سلمہ نے ظہر کی نماز کا وقت انہیں دے دیا۔

کلویا ضلع ٹوبہ میں جلسہ:

کلویا سیدی ومرشدی حضرت سید جاوید حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا آبائی علاقہ ہے۔ نیز مجلس لاہور کے سابق مبلغ مولانا سید جاوید حسن ترمذی بھی اسی علاقہ کے باسی تھے۔ ہمارے حضرت کے مدرسہ کے خادم اور فاضل مولانا تنزیل الرحمٰن بھی اسی علاقہ کے رہائشی تھے۔ میرے حضرت کے شاگرد رشید مولانا احمد عثمان سلمہ کی خواہش وفرمائش پر ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مبلغ مولانا ارشاد احمد سلمہ نے انہیں ۲۱/ مئی کا وقت دیا۔ چنانچہ مولانا ارشاد احمد اور جھنگ کے مبلغ ردِّ قادیانیت کے انسائیکلوپیڈیا مولانا عبدالحکیم نعمانی مدظلہ کی معیت میں حاضری دی اور جلسہ میں شرکت کی جلسہ سے ٹوبہ کے مبلغ مولانا ارشاد احمد سلمہ اور راقم نے خطاب کیا۔ جلسہ کے مہمان خصوصی

مولانا عبدالحکیم نعمانی مدظلہ تھے۔ تلاوت و نعت کے بعد مولانا ارشاد احمد اور راقم کے بیانات ہوئے اور جامعہ علی المرتضیٰ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں رات قیام کیا۔

خطبہ جمعہ: ۲۲؍مئی جمعۃ المبارک مکی مسجد شورکوٹ کینٹ مولانا قاری نوید احمد مدظلہ کے ہاں جمعۃ المبارک کا خطبہ دیا۔ جمعۃ المبارک کا انتظام ڈاکٹر شفیق احمد صدیقی ہومیو پیتھک کی وساطت سے ہوا۔ موصوف خاندانی طور خانقاہ سراجیہ کندیاں سے متعلق ہیں۔ ان کے والد گرامی کا بھی خانقاہ سراجیہ کے حضرت ثانی مولانا محمد عبداللہ لدھیانویؒ سے اصلاحی تعلق رہا۔ ڈاکٹر صاحب حضرت خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد نوراللہ مرقدہ اور آپ کے بعد حضرت صاحبزادہ خلیل احمد مدظلہ سے تعلق رکھے ہوئے ہیں۔ ایسے ہی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے برابر تعلق رکھے آرہے ہیں۔ جمعہ کی نماز اور طعام سے فارغ ہوکر شورکوٹ سٹی آنا ہوا اور رات قیام وطعام جامعہ عثمانیہ میں رہا، جس کے بانی مولانا بشیر احمد خاکیؒ (متوفی ۱۶؍ دسمبر ۲۰۰۴ء) تھے، ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند ارجمند مولانا محمد زاہد انور مدظلہ مہتمم بنائے گئے۔ موصوف قرآنی علوم پر دسترس رکھتے ہیں اور جامعہ خالد ابن ولید ٹھینگی کالونی وہاڑی کے بانی مولانا ظفر احمد قاسمؒ کے داماد اور بھانجے ہیں، آپ نے قرآن پاک پر مختصر تفسیری نوٹس بھی لکھے جو کئی مرتبہ اشاعت پذیر ہوچکے ہیں۔ مقامی مجلس کے امیر ہیں اور آپ کے برادر مولانا محمد ساجد مدظلہ ہمارے میزبان ہیں۔ ۲۳؍مئی صبح کی نماز کے بعد جامعہ عثمانیہ میں درس منعقد ہوا، جس میں طلبا کے علاوہ عصری تعلیمی اداروں کے طلبا اور عوام نے بھی شرکت کی۔

پیروالا میں جلسہ:

۲۳؍مئی شورکوٹ سٹی کے علاقہ پیروالا میں جلسہ منعقد ہوا، جس کی صدارت مولانا بشیر احمد نے کی۔ جلسہ سے مجلس جھنگ کے فاضل مبلغ اور مناظر مولانا عبدالحکیم نعمانی اور راقم کے بیانات ہوئے۔ دیہاتی علاقہ میں عوام کو ان کی اپنی زبان میں گفتگو کرنے اور عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت سمجھانے کا موقع ملا۔

ککی نو میں جلسہ:

۲۴؍مئی مدرسہ امدادالعلوم مکی مسجد ککی نو میں مغرب کی نماز کے بعد جلسہ منعقد ہوا، مولانا عبدالحکیم نعمانی اور راقم الحروف کے بیانات ہوئے۔ مدرسہ امدادالعلوم کے بانی مولانا سراج احمد فاضل دیوبند تلمیذِ حضرت مدنیؒ تھے۔ ۱۹۵۷ میں مسجد و مدرسہ کی بنیاد رکھی۔ موصوف دارالعلوم الاسلامیہ کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن کے بھی بانی تھے۔ دارالعلوم الاسلامیہ ملک کی نامور دینی درسگاہ ہے، جس میں ایک عرصہ تک مولانا مشرف علی تھانویؒ احادیث نبویہ کا درس دیتے رہے۔ آج کل مولانا قاری احمد میاں تھانوی مدظلہ ان کے جانشین ہیں۔ ککی نو کا مدرسہ ایک ایکڑ زمین پر مشتمل ہے۔ ۳۸ مرلہ میں مسجد واقع ہے۔ مولانا قاری عبدالحمید، مولانا حسنین معاویہ بنین و بنات کے مدرسہ کو سنبھالے ہوئے ہیں۔ شورکوٹ مجلس کے راہنما رانا محمد اشفاق کی معرفت پروگرام ہوا۔ آپ کے فرزند ارجمند رانا علی اشفاق کی رفاقت و معیت حاصل رہی۔ ❁❁

مولانا مفتی محمد یوسف جلال پور پیروالا کا وصال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جلال پور پیروالا ضلع ملتان کے امیر مولانا پروفیسر عبدالشکور شاکر مدظلہ کے جواں سال داماد مولانا مفتی محمد یوسف حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے ۶؍مئی ۲۰۲۶ء انتقال فرماگئے۔ موصوف جامعہ عمر ابن خطاب ملتان کے فاضل اور جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے متخصص تھے۔ ۲۰۰۸ء سے جامعہ رحمانیہ جلال پور پیروالا کے استاذ چلے آرہے تھے۔ عربی میں ایم فل کرنے کے بعد جلال پور پیروالا کے اسکول نمبر ۱ میں عربی ٹیچر تھے۔ جامعہ رحمانیہ کے شعبہ بنات میں احادیث نبویہ کی تعلیم دیتے نیک سیرت، نیک صورت انسان تھے۔ اپنے والد نسبتی کے دینی امور کے معاون تھے۔ قدیم وجدید کا مرقع تھے۔ ان کی جواں سال میں اچانک وفات نے جہاں خاندان والوں کو صدمات سے دوچار کردیا۔ وہاں جلال پور پیروالا ایک جواں سال عالم دین کی خدمات سے محروم ہوگیا۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں سوگوار چھوڑے، ان کے جنازہ میں مجلس کی نمائندگی ضلع ملتان کے مبلغ مولانا وسیم اسلم نے کی راقم اپنے تبلیغی اسفار کی وجہ سے جنازہ میں شرکت سے محروم رہا۔ ۲؍جون مولانا عبدالرحمٰن جامی کی معیت میں پروفیسر عبدالشکور شاکر اور ان کے بھائی قاری محمد امین سے ملاقات کی۔ تعزیت و مرحوم کی مغفرت کی دعا کی۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

اظہارِ تعزیت

اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون

مجاہد ختم نبوت جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب رحمۃ اللہ علیہ لندن میں انتقال فرما گئے!

جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا تحریکِ تحفظِ ختم نبوت کا روشن باب تھے جنہوں نے اندرون و بیرون ممالک اپنی پوری زندگی عقیدۂ ختمِ نبوت کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کے لئے آپ نے انتھک محنت کی۔ آپ کی خدمات تاریخ ختم نبوت کا انمٹ سنہری باب ہے۔ آپ کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

جناب عبدالرحمن یعقوب باوا صاحب رحمہ اللہ کی وفات سے محاذ ختم نبوت کو ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی کامل مغفرت فرمائے، ان کی قبر کو نور سے بھر دے، درجات بلند فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ مولانا سہیل باوا سمیت جملہ پسماندگان، متعلقین و محبین کو صبرِ جمیل عطا فرمائیں۔ اور مرحوم کی تمام دینی، علمی اور دعوتی خدمات کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور انہیں اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔ آمین۔

حضرت مولانا پیر حافظ ناصر الدین خاکوانی صاحب
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب
نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا سید سلیمان بنوری صاحب
نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری
ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب
مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب
ناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت پاکستان

Aalmi Majlis T.K.N khatmenubuwwat.net

REGD. SS. 160

رعایتی قیمت

مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	قیمت
1	محاسبہ قادیانیت. مکمل سیٹ 40 جلدیں	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	16000
2	قومی آسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1500
3	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	600
4	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	600
5	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	300
6	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	600
7	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	300
8	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	300
9	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ (5 جلدیں) مکمل سیٹ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1500
10	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	600
11	تحفہ قادیانیت (6 جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	1800
12	مجموعہ رسائل (رد قادیانیت) (2 جلدیں)	رسائل اکابرین	800
13	مجموعہ کتب حیات الانبیاء علیہم السلام (مکمل سیٹ 17 جلدیں)	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	7500
14	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ	مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	300
15	خطبات شاہین ختم نبوت (2 جلدیں)	مولانا محمد بلال ، مولانا محمد یوسف ماما	800
16	تذکرہ مجاہدین ختم نبوت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	350
17	قادیانیت کا تعاقب	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد	300
18	تحریک ختم نبوت (10 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	4500
19	مقدمہ مرزائیہ بہاولپور مکمل سیٹ (تین جلدیں)	جسٹس محمد اکبر خان صاحب	1000
20	ختم نبوت کورس	مولانا مفتی مصطفیٰ عزیز صاحب	350
21	مولانا ظفر علی خان اور فتنہ قادیانیت	جناب محمد متین خالد صاحب	400
22	سواطع الالہام	حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	150
23	فتاویٰ ختم نبوت	حضرت مولانا مفتی سعید احمد جلال پوری شہیدؒ	1200
24	قادیانیت (مطالعہ و جائزہ)	حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ	300
25	سیدہ فاطمہؓ	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	300
26	نشانِ منزل	محترمہ خنساء امین صاحبہ	200

نوٹ : ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطہ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں

ملنے کا پتہ: ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ